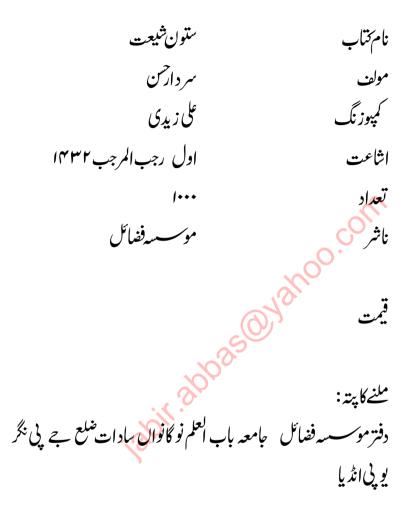


بسمهتعالي تالیف تالیف تالیف مرزاسردار حسن فضاکل مدیر: موسسه فضاکل



www.fazael.com

بسم الله الرحمن الرحيم ومن الرحيم ومنافرة وماكان المُؤمِئون لِيَنفِرُو أَكَافَةً فَالَوْلاَ نَفَرِمِن وَمَاكَان المُؤمِئون لِيَنفِرُ وَأَكْنَ فَاللَّهُ يُن وَاللَّهُ مُر طَأَئِفَةُ لِيّنَا فَقَالُهُ مُر اللَّهُ اللَّهُ مُر اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

تمام مومنوں کے لئے کو چ کرنا تو ممکن نہیں ہے مگر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہرگروہ میں سے ایک جماعت نگلے تاکہ دین کاعلم حاصل کرے اور واپس جا مرگروہ میں سے ایک جماعت نگلے تاکہ دین کاعلم حاصل کرے اور واپس جا کرا پینے علاقے کے باشندوں کو خبر دار کرے شایدوہ اس طرح ڈرنے لگھیں

ا ټوپه ۱۲۲



مذہب شیعہ کے ان محسنوں کے

نام

جنہوں نے مذہب حقہ کے احیاءاوراس کی بقاء میں اپنی جان و مال

كوقربان كرديا

خصوصاان مراجع اورمجتهدین کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے ایسا

جہاد کیاجس کی وجہ ہے ۔ ۱۳ سال بعد بھی اسکباری اور استعاری

قوتیں شیعت کوسخیر نہ کرسکیں

فهرست مطالب

۸	ازقلم اشاد
ır	مقدمه
IA	تمهید نقلید کی تعریف
۱۸	تقليد کی تعريف
	نقه کی تعریف
۲۱	جتهاد کی تعریف
٢٣	شرا ئطاجتها د
	اختیارات مجتهد
	مختصر تاریخ فقه واجتهاد
ra	کلمہاجتہاد کے معنی میں تبدیلی
٣٣	ناجا ئزىقلىداورامام صادق علىيەالسلام
۳٩	ناجائزتقلیداورامام صادق علیه السلام
٣٨	آيت مين تفقه سے مراد
	مجتهد جامع الشرائط کی تقلید کاجواز
٣٧	حوادث واقعه
۵٠	نبیعت کی بقاء میں مراجع تقلید کے کارناموں کی مختصر تاریخ

۵۱	آل بويه کې حکومت
۵۱	شیخ مفید(رح)
۵۳	سیدرخی وسید مرتضیٰ (رح)
	حوزه علميه نجف کې بنياد
۵۵	حوز ه علميه حله
۵۲	علامه کی (رح)
	شهيداول (رخ)
4•	صفويه دور
41	اخباریت کی پیدائش
۲۳	شخ انصاری (رح)
46	م ز امجرهن شرازی
40	رور میں معاہدہ تمبا کو کے اثرات
	علماءومراجع كاتمبا كومعابده كىمخالفت كرنا
	امام خمینی (رح) کے اہم کارنامے
	اسلام کی نئی زند گی
	مسلمانول کےوقار کی واپسی
	ام دورهای د

۷٠	علاقه كى بدعنوان ترين حكومت كاخاتمه
۷٠	اسلا می تعلیمات کی بنیاد
	اسلامی تحریکوں کی پیدائش
۷۱	شيعه فقه مي ں ايک نئی سوچ
۷۲	غلط عقا ئد كالطلان
	مشر تی ومغر بی طاقتوں سے وابتگی
	الية الله سيستاني اورجد يدعراق
	 آية الله سيعلى غامنهاي اورعصر جديد
۷۹	• • • • • • • • • • • • • • • • • • • •
۷٩	10
۸۳	
۸۲	۱۳۶۵ هے بعد ظیم الثان مراجع تقلید
۸۸	ت قرآن وحدیث میںعلماء کی فضیلت
	رشمنان اسلام کی مرجعیت کے خلاف ساز ثیں
1. 4	عاد ، ، ، ، ، العام

از قله استأد حجة الاسلام والمسلمين مولاناا فضال حيين صاحب قبله

اس عالم اساب میں ہر ثیء کی زندگی کاانحصار،ایینے مرکز ومدار سے متمسک رہنے پر ہےاور جو چیز ایپنے مدار سے دورہوتی چلی جاتی ہےاس کی زندگی کے آثار بھی ختم ہوتے چلے جاتے ہیں اسی طرح مذہب اوراہل مذہب کی حیات کی بقا،ایسے مرکز سے مترک رہنے میں ہے؛ جومذ ہب اپنی مذہبی شخصیات سے جدا کردیا جا تاہے وہ مذہب اپنی حقانیت کوکھوبلیٹھتا ہے اور جواہل مذہب اپنی شخصیات سے دور کر دیہے ۔ حاتے ہیں ؛و ہ اپنی رو**حانی ومعنوی زندگی سے ہاتھ دھوبیٹھتے ہیں** ۔ لهذا مكاروعيارقوميس دوسري قرمول كو زنده ديچهنا نهيس چا ټتې ميس وه هرطرح سےان کے مردہ ہونے کے اساب فراہم کرے؛ ان کی معنوی زندگی کوسلب کرنا عاہتی میں۔ ہی وجہ ہے کہ بھی شخیر مذہونے والی **قرم پر ہرطرح کے حربے استعمال کرنے** کے بعد آج دشمن نے اپنے ترکش کا آخری تیر استعمال کیاہے اور پوری طاقت سے کو کششش کی جارہی ہے کہ اس قوم کو اس کے اصل مرکز ومدار سے ہٹادیا جائے جو غیبت امام کے زمانے سے اجتہا دومرجعیت کے نام سے بہچانا جاتا ہے. کیکن ناہنجار قوم کے نایا ک اراد ہے مذکھی پورے ہوئے ہیں اور نہ ہی انشاء اللہ یورے ہو نگے _ چونکہ آج بھی آواز قدرت ببا نگ دہل اعلان کررہی ہے کہ یہ یہ و_ن

ان یطفئوانور الله الخ بهردور میں نورالهی کو خاموش کرنے کے لئے مختلف شکل وصورت میں نمودار ہونے والے فراعنہ نے اپنی پوری طاقت وٹروت کا استعمال کیا ہے مگروہ ساری طاقت منھ سے لگی ہوئی بھونک سے زیادہ ثابت منہوسکیں اورنورالهی مکل طور پرعالم تاب ہوکررہی رہیگا.

لہذا آج بڑی شدت سے ضرورت ہے علم وعلماء، مراجع کی عظمت واہمیت کا تعارف کرانے کی ، جن کے لئے خود معصوم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضل العالمہ علی العاب کفضل القہر علی سائر النجوم ، تاکہ کوئی فرد نادانی کے طور پرشمن کے جال میں نہ پھنس جائے کیونکہ کسی کو بھی راہ راست سے ہٹانے کے لئے اسی کی صورت وہیئت اختیار کرنی پڑتی ہے اور خوبصورت الفاظ کا جال بنا کر استعمال کیاجاتا ہے جس طرح شیطان نمازیوں کی صفول میں انتثار واختلاف پھیلانے کے لئے شمشر برست نہیں آتا بلکہ لمبا چونہ ہاتھ میں تیں انتثار واحتلاف کی صورت میں وارد ہوتا ہے ، اسی طرح ہمارادشمن بھی ہماری صفول میں تجی عزاداری کی صورت میں اور کھی نمازی کی صورت میں داخل ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ ضرورت پڑنے پر جبہ و دستار کا بھی استعمال کرے۔

لہذااس قسم کے حربول سے قوم کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں ہمہ وقت بیدار وہو شیار رکھا جائے ؛علماء حق اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ مرجعیت کی ضرورت اورمونین وعلماء کے ارتباط کو مضبوط کرتے ہیں ؛ جیسا کہ کچھ علماء سرگرم ممل ہیں .اوراس راہ پرایک متح کم قدم برادرعزیزم مولانا سردارصاحب نے اپنی تحریر کے ذریعہ اٹھایا اور ایک متح کم قدم برادرعزیزم مولانا سردارصاحب نے اپنی تحریر کے ذریعہ اٹھایا اور ایک متاب بنام ستون شیعیت تخییق فرمائی جونہایت ہی عمدہ اور مفید ہونے کے ساتھ ساتھ ضرورت کو پورا کرنے والی ہے.

مولانا موصون نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مسودہ کی ایک کاپی بندہ ناچیز کی نظرنوازی کے لئے عطافر مائی، پہلی نظر میں کتاب کانام نہا بیت خوبصورت و مضبوط محسوس ہوااوراس کے بعد سطرول پرنظر پڑتی گئی اور مولانا کے لئے دعائیہ کلمات زبان پر جارد و جاری ہونے لگے، کیونکہ کتاب اتنی عمدہ اور سلیس زبان میں تحریر کی گئی ہے کہ ہرارد و زبان طالب علم اس سے پوری طرح استفادہ کرسکتا ہے.

یوں تو علماءاس موضوع کی اہمیت پر ہر دور میں بولتے اور کھتے رہے ہیں مگریہ کتاب ندرت سے مملو، اور وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہے اس کتاب کو دیکھ کر بالکل اسی طرح راحت محموس ہوئی جس طرح کسی پیاسے کو آب سر د مل جانے پرسکون ملتا ہے۔

المختصر موضوع کی اہمیت وضرورت کے اعتبار سے تناب کا لفظ لفظ روثن ، ستارہ ، سطر سطر محکتی ہوئی کہ کھٹال اور محل کتاب ستاروں ہرا آسمان علم نظر آتی ہے ، خدا کرے یہ آسمان علم اپنی بلندیول اور نورانیت سے سب کو بقدر ظرف فیضیاب کرے .
اور مولانا سر دار صاحب کی علمی و معنوی شخصیت کو بلند تر فر مائے اور نیک تو فیقات

اورمولانا سر دار صاحب می می و معنوی حصیت تو بلند تر فرمائے اور نیک لوقیقات میں مزید اضافہ فرمائے تا کہ آپ مذہب وملت کی اسی طرح زیادہ سے زیادہ خدمت فرماتے رہیں آمین یاربالعالمین ناچیز افضال حمین

حضرت امیرالمونین علی (ع) بن ابی طالب علیه السلام حضرت کمیل بن زیاد کوایک وصیت میں علم اورعلماء کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: الے کمیل! یہ دل،اسرار ورموز کے ظروف میں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیاد ہنگھداشت رکھنے والا ہولہٰذاجو میں تنھیں بتاؤں ہتم اسے یاد رکھنا۔ دیکھو! تین قسم کے لوگ ہیں ایک عالم ربانی ، دوسرامتعلم جونجات کی راہ پر برقر ارہے اور تیسر ہے عوام الناس کا وہ بہت گروہ ہے کہ جوہر یکارنے والے کے پیچھے ہوجا تاہے ،اورہر ہوا کے رخ پرمر جاتا ہے، نداخصوں نے نورعلم سے کسب ضیاء کیا اور زیمی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔اے میل! یاد رکھنا علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تم اورمال خرچ کرنے ہے تم ہوتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے۔ ا ہے میل!علم کی مُحبت ایک فریف ہے جس کو ادا کرنا ضروری ہے علم کے ذریعہ انسان اپنی زندگی میں اطاعت کاانداز سیھتا ہے۔ اور مرنے کے بعداس کی خوبیاں باقی رہتی ہیں یاد رکھوکہ علم حائم ہو تاہے اور مال محکوم التحميل! مال اکٹھا کرنے والے مردہ ہوتے ہیں اورعلماء رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں، بے شک ان کے اجہام نظروں سے او جھل ہوجاتے ہیں کیکن ان کی صورتیں دلول میں باقی رہتی ہیں

تذكرة الخواص مِس ١٣٢

بسما للهالرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل العلماء افضل من انبياء بنى اسر إئيل وجعل فى كتابه من الخاشعين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين ووالسلام على الهابيته محمد الذي جعل العلماء والرث الانبياء والمرسلين و والسلام على الهل بيته المعصومين الذين اكد واعلى تحصيل على مالدين والتفقه فيه لاستيما على على بن ابيطالب واللعنة الدّائمة على اعدائه ما جمعين من بومنا هذا الى قيام يوم الدّين

مقدمه

اسلام، انبانوں کو ہر طرح کی ذات اور غلامی سے نجات دینے کے لئے اور ایکے درمیان عدالت بر قرار کرنے کے لئے آیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ابنی مادی اور فطری ضرور تول کو پورا کرنے کے علاوہ ابنی روی اور معنوی پہلووں سے بھی تربیت کرتا ہے تاکہ انبانی سماج کی تعمیر، عدالت اور اخلاق کی بنیا دول پر ہو۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اسلام آخری دین ہے اب مذقیامت تک کوئی شریعت آنے والی ہے اور مذکوئی دین ، دوسری طرف احکام الہی ہر دور اور ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہیں یعنی کوئی مشکل اور مسئلہ چاہے نئے دور میں ہویا پر انے دور میں ایسا نہیں ہے جس کی راہ کل اور جواب اسلام کے پاس نہ ہو، کیکن سوال یہ ہوتا ور میں ایسا نہیں ہو، کیکن سوال یہ ہوتا

ہے کہ کیا ہر جزئی مشکل اور مسلہ کاحل قرآن میں موجود ہے؟ کیا اسلام نے عصر غیبت میں ہونے والے جدید واقعات پر توجہ دی ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں ایک بارپھرایینے دین کے مقاصداوراسکے سیاسی اہداف پرنظرڈ النی جائے تاکہ حقیقت سے اور قریب ہو جائیں اور اسکے لئے مندر جہ ذیل نکات پر تو جہ ضروری ہے: ا ۔ آ سمانی ادیان اور خدا کی طرف سے بھیجے گئے پیغمبروں کےمقاصد پرتو جہ دینی ہو گی ۲ پیغمبر اورائمه معصومین علیهم السلام اییخ د ور کےحواد ث اور جدید عالات میں رونما ہونےوالےواقعات میںمسلمانوں کی راہنمائی فرماتے تھے۔ سایپغمبراورائمہ معصومین (ع) کی راہ ایکے بعد بھی جاری رہنگتی ہے۔ ۴۔ دین اسلام سرت پیغمبر (ص)،ائمہ معصومین (ع)اور انکے زمانہ کےلوگوں سے ہی مخصوص تھیں تھا۔ ۵_امام زمانه (ع) کی غیبت کے زمانه میں بھی وہی راہ وروش اورپروگرام جاری رہنا جاہئے جوخو دہیغمبر (ص)اورائمہ معصومین (ع) کے زمانہ میں جاری تھا۔ ان مقدمات کو ذہن میں رکھتے ہوئے گذشتہ سوال کے جواب میں یہ عض کرتے میں کہ اسلام آفاقی اور قیامت تک باقی رہنے والا دین کے نبی وجہ ہے کہ زندگی کے مختلف شعبول میں وسعت اور نئے مسائل ومشکلات کاوجو دیمیں آنا کبھی بھی دین یاالہی مکتب کی نظرسے او حجل نہیں رہاہے۔ایبادین جوہمیشہ رہنے والا اور آسمانی ہو، جوانسانی ضرور بات کو آفاقی نظروں سے دیکھتا ہواورانسان کوانتہائی گہرائی اورممق

عطا کرے توالیا نہیں ہوسکتا کہ انسانی زندگی کے تحولات و تبدیلیاں اس کو منظور نہ ہوں۔ ایسے دین کی بقاءود وام اس صورت میں ہے کہ اس کے قواعد کلی ہوں، اس کے اہداف ومقاصد دائمی اور روثن ہوں جو آنے والے اد وار کے حالات ، شرائط اور نئے موضوعات پر منظبق ہوتے ہوں۔ اس امرکو '' تفقہ فی الدین' یا اجتہاد کہا جا تا ہے جو دین کی بقاء کار مزیے یہ ہید مطہری فرماتے ہیں:

" خاتمیت ، زمانه ختم نبوت میں اجتہاد یا تفقہ فی الدین پرانتہائی حساس اور بنیادی فریض عائد ہوتا ہے اور یہ اسلام کے زندہ وجاوید رہنے کے امکان کی شرائط میں سے

اجتہادکو جواسلام کی قت فرکہ کہا جاتا ہے بالکل صحیح ہے عالم اسلام کے عظیم سفی ابن سینا اس مسئلہ کو یوں بیان کرتے ہیں ''اسلامی کلیات ثابت، غیر متغیر اور محدود ہیں لیکن حوادث اور مسائل لامحدود اور متغیر ہیں۔ ہرزمانے کے اپنے مخصوص تقاضے اور محضوص مسائل ہوتے ہیں پس اسی لئے ہرزمانے میں کچھ ایسے ماہر افراد کی ضرورت ہے جواسلام کی کلیات سے واقف ہول اور جدیدمسائل وموضوعات سے آگاہ ہول۔ یہ افراد اجتہاد اور جدیدمسائل کے احکام کو اسلامی کلیات سے استنباط کی صلاحت رکھتے ہول

ہماری نظر میں اجتہاد اسلام کی ان خصوصیات میں سے ہے کہ جن کے ذریعہ اسلام بعض جزئی امورکوز مانے کی ضرورت کے مطابق بدل دیتا ہے اور تبدیل شدہ

ضرورت کومنتقل غیرمتغیر و ثابت ضروریات سے متصل کر دیتا ہے گویا ہرمتغیر حاجت ایک ثابت ضرورت کے ساتھ وابستہ ہے۔فقط مجتہد اورفقیہ عابتاہے کہ اس ارتباط کوکشف کرے اور پھر حکم اسلام کو بیان کرے یہی اسلام کی قوت محرکہ ہے۔ ہم نے ا پینے اس مختصر کتا ہجے میں علماء و مختقین کی تحریروں سے مدد لے کر اسلام کے اہم ستون یعنی اجتهاد ومرجعیت کی اہمیت اوران کے خلاف ہونے والی خطرنا ک سازشوں سے اپنے قارئین کو آگاہ کرنے کی کوئشش کی ہے اگر چہاس موضوع پرعرتی اور فاری میں بھی اتنی زیادہ ئتا ہیں متقل طور پرموجو دنہیں ہیں جتنی اسکی اہمیت ہے تو مظوم ارد د کی کیابات کریں ارد و میں اس موضوع پر ایک کتاب مولانا ابن حن کجفی صاحب نے تحریر فرمائی ہے اس کے علاوہ بھی شاید کوئی کتاب اردو زبان میں اس موضوع پر تھی گئی ہولیکن میر علم میں نہیں ہے لیکن مذکورہ کتاب میں موصوف نے اصلی گفتگو کے لئے نتاب کامختصر حصہ عین کیاہے جو شایدان کے زمان تالیف میں کافی ر ہا ہولیکن آج کے دور میں شیعت کے اہم متون ،اجتہاد ومرجعیت پر ہونے والے حملول کے مقابلہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ ہم نےاپنیاس مختصر حقیق میں علماء ومراجع کرام کے شیعت کو بچانے کے لئے انجام دئے گئے اقد امات پر تاریخی تر تیب کے مطابق روشنی ڈالی ہے تا کہ اس کتاب کے عنوان کی صحت مطالعہ کرنے والے پر آشکار ہوجائے، اس کےعلاوہ قرآن سنت سے کچھ شواہدا جتہاد وتقلید کے جواز میں ذکر کئے ہیں ۔اس کتا بچہ کوتحریر میں لانے

کاارادہ اگرچہ کافی وقت پہلے سے تھالیکن دور حاضر میں رونما ہونے والے واقعات نے ارادہ کو مملی شکل دینے پر مجبور کر دیا اپنی کم کمی اور بے بضاعتی کا مجھے خود اعتراف ہے لیکن قارئین کے اصلاحی مشورے آیندہ کے لئے اور اسی کتاب کی دوسری اشاعت کے لئے معاون ہونگے۔

پروردگارسے دعاہے کہ وہ میری اس کو کشش کو بحق محمد وآل محمد قبول فرمائے ہمیں اس کتاب پر ممل کرنے کی توفیق عطا کرے اوراسے ہم سب کی بخش کاسامان قرارہ کے - قال النبی صلی الله علیه وآله: اذامات الانسان انقطع عمله الامن ثلاث: صداقة جاریة اؤعلم ینتفع به، اؤولد صالح یدعواله بنی اکرم (صلی الله علیہ وآله) فرماتے ہیں: جب انبان مرجا تا ہے تواس کے تمام ممل بنی اکرم (صلی الله علیہ وآله) فرماتے ہیں: جب انبان مرجا تا ہے تواس کے تمام ممل

بی اکرم (معی الده علیه واکه) فرمانے میں: جب انسان مرجا تا ہے اواس کے تمام مل منقطع ہوجاتے ہیں کی وجہ سے اسے مرنے کے بعد بھی اواب پہونچتار ہتا ہے

۱۔ صدقہ جاریہ ۲۔ ایساعلم کہ جس سےلوگ استفادہ کرتے ہیں ۳۔ فرزندصالح جومرنے کے بعدایینے والد کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے ا

آ خر میں مدیث وجوب شرمی پرعمل کرتے ہوئے اپنے برادرعزیز حجۃ الاسلام مولانا سیدعلی رضا زیدی صاحب کاصمیم قلب سے شکر بیادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے شب وروز

ا عوالي اللئالي _ ج ٢ _ ص ٥٣

اس کام میں میری مدد فرما کر اس کتاب کو قابل اثاعت بنایا اور اسی طرح اپنے بزرگول جج الاسلام والمسلمین اسا پیدمحترم افضال حین صاحب قبلہ وسیدس اختر صاحب قبلہ اور مشفق و بزرگ گرال قدرشخ علی نقی صاحب قبلہ کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہول کہ جنہول نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کے مطابعہ اور اصلاحات میں صرف کیا اور اور اپنی مفید آراء سے اس کتاب کو قابل منزلت بنایا اور ان تمام افراد کا بھی شکر گزار ہول جنہول نے کسی بھی صورت سے اس کتاب کی اشاعت میں مدد فرمائی خصوصاد فتر مقام معظم رہبری کے مسئول جناب آتائی محدوی پور نمایندہ ولی فقیہ و برادر بزرگوار جناب مولانا سید تنی نقوی صاحب کادل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں خداوند عالم ان سب کی دیک توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کو صحت وسلامتی کے مداوند عالم ان سب کی دیک توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر عطافر مائے۔ آت میں اضافہ فرمائے اور ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر عطافر مائے۔ آت میں)۔

تمهيد

ہر کتاب سے پہلے کچھ تمہیدی باتوں کا جاننااس کے مفاہیم اور مطالب کو بہتر طور پر سمجھنے کے طروری ہوتا ہے لہذا اصل گفتگو شروع کرنے سے پہلے کچھ اصطلاعات کی توضیح پیش کی جار ہی ہے

تقليد في تعريف

لغت ميں: جعل القلادة على العنق، يعنى على ميں پية دُالنا يا گلوبندوغيره دُالنا ومنها تقليد الولاة الاعمال، حكام اور واليول كى اطاعت كا پية كلى ميں دُالنا بحكا المعنى ميں ہوتقليد السيف تعليقه فى العنق اور تقليد السيف تلوار كو كلى ميں معنى ميں ستعمال ہوتا ہے وامّا الاقليد فهو معرّب كليد، محمى المحمى المحمى ميں استعمال ہوتا ہے وامّا الاقليد فهو معرّب كليد، محمى الحرين ميں اقليد كو عجمه اور غير عربى كلمه بتايا كيا ہے انّه لغة يمانية بمعنى المفتاح، فلا دبط بدنه وبين مادّة القلادة. المفتاح، فلا دبط بدنه وبين مادّة القلادة. المفتاح، فلا دبط بدنه وبين مادّة القلادة الله عنى الله عنى الله عنى كى طرح كى شاہت نبيل پائى جاتى ہے كيونكه اقليد كليداور چابى كو كہتے ہيں اور تقليد كى كا طاعت كا پيا اسيخ ميں دُالنے كو كہتے ہيں۔

المجمع البحرين ،كلمها قليدوقلد

اصطلاح فقہاء میں تقلید: یعنی کسی جامع الشرائط مجتہد کی شرعی مسائل میں پیروی کرنااور اس کے قول کوعلم اجمالی کی بنیاد پر قبول کرنااس صورت میں اس کاعمل پیٹہ کی صورت میں مجتہد کی گردن پر ہے یا تقلید کرنے والامجتہد کی تبعیت اور اطاعت کا طوق اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے۔

شخ الاعظم الانصاري (رحمه الله) نے اپنے رسالہ میں تقلید کے چار معنی ذکر کئے ہیں:

ا-العمل بقول الغيردوس كقول يرهمل كرنا

٢- قبول قول الغير دوسر ك كول كو قبول كرنا

٣- الاخلابقول الغيردوسر كول سافذكرنا

٣- متابعة قول الغير دوسر كول كى پيروى كرنا

اگر چہ چاروں معنی بظاہر ایک جیسے ہیں لیکن ان میں تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل، قبول، اخذاور متابعت میں فرق ہے اور شیخ انصاری ان چاروں معانی کو اسی لئے ذکر فرمار ہے ہیں کہ تقلید کے مختلف پہلوروٹن ہوجائیں

دلیل طلب کئے بغیر میں کا قول قبول کرنا تقلید ہے۔ جس طرح بیمارا پینے طبیب کے حکم کی پیروی اوراسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

مقلد کیے کہتے ہیں؟

کسی بھی موضوع میں جب انسان کوئی مطلب متیمجھ سکے اور دوسروں سے اتباعاً اخذ کرے اسے تقلید کہیں گے۔ البتہ تقلید کے غالب موارد ایسے امور میں جہال تعلیم و تجربہ کی ضروری ہوتی ہے۔ چونکہ کسی بھی علم سے بے بہرہ افراد، عالم و ماہر اور تجربہ کار
سے بی اس علم کے مسائل کو حاصل کرتے ہیں ۔ لہٰذاا یسے افراد کو مقلد اور عالم و ماہر فن کو
اس علم وفن کا مجتہد کہتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر و طبیب انسانی بدن کے حالات اور صحت و
مض سے واقفیت رکھتا ہے۔ دواساز دواؤں کی خصوصیات سے مطلع ہوتا ہے۔
معمار مکان کے بنانے میں ماہر ہے۔ زرگر سونا چاندی اور دوسرے جواہرات کی
معمار مکان کے بنانے میں ماہر ہے۔ زرگر سونا چاندی اور دوسرے جواہرات کی
تشخیص میں ماہر ہے۔ درزی لباس اور اس کی سلائی میں استاد ہے۔ گھڑی ساز گھڑی
گی خوبی و بدی اور اس کے داخل حالات سے آگاہ ہے اور حکیم ولسفی اپنی استعداد بشری
کے مطابات موجود ات کے حقائق سے با خبر ہوتا ہے اسی طرح دینی مسائل کا ماہر علم
دین کا مجتہد اور نا آپٹنا شخیص کا اس سے مسائل دریافت کرنا تقلید کہلا تا ہے۔

فقه کی تعریف

غت میں فقہ

درك كرنے اور محضے كوافقه الكجي يل - (فَقِهَ الا مرَأَى أَحسَنَ إِدرَاكَه) (مَعِمَ السَّطِ كَلَمَ فَقَهَ) السيط كلمه فقه) ليكن فقه فهم وعلم سے اس جمت ميں فرق كرتا ہے فكر وتا مل كے ذريعه عاصل ہونے والے علم كوفقه كہتے ہيں جيبا كرصاحب معجم الفروق اللغويه لكھتے ملك الفقه هو العلم بمقتصى الكلام على تأمله لهذا لا يقال ان الله

تأمل لانه لا يوصف بالتامل المطلاح مين فقه:

، من کی صفحہ اسطلاحیں پائی جاتی ہیں جن میں سے تین مندر جہذیل ہیں: الف: علم اصول دین اورعلم شریعت کوفقہ کہا گیاہے۔ ب: جوقر آن پڑھتا ہے اور دوسروں کواس کی تعلیم دیتا ہے اسے فقیہ کہتے ہیں۔ ح: احکام اسلامی کااس کے ماخذ اور ذرائع سے استنباط واستخراج کرنا اسی کو آج کی

اجتهاد کی تعریف

اصطلاح میں فقہ کہتے ہیں

لغت میں اجتہاد: اجتماد جھ سے متن ہے اور جھد محنت ومشقت کو کہتے ہیں اجتہاد کے بارے میں اہل لغت لکھتے ہیں بندل المجھود واستفراغ الوسع فی تحقیق امر من الامور ولایستعمل الافیما فیما فیم کلفة ومشقة کسی کام کے انجام دینے کے لئے مجنت ومشقت اٹھانے کو اجتہاد کہتے ہیں؛ اور جس کام میں زخمت ومشقت نہ ہواسے اجتہاد ہمیں کہتے، چکی کے یاٹ اٹھانے کو اجتہاد کہتے ہیں از حمت ومشقت نہ ہواسے اجتہاد ہمیں کہتے، چکی کے یاٹ اٹھانے کو اجتہاد کہتے ہیں

ا. المعجم الفروق اللغويكلمة فقه وعلم • ١٦٥ - دروس في علم الاصول بعقد او كي شهر دصدر

لیکن اگروئی دال کادانه اٹھالے تواسے اجتہاد نہیں کہتے ا اصطلاح میں اجتہاد: احکام شرعی کو ان کے منابع اور مدارک سے عام قواعد کی مدد کے ذریعہ نکالنے کو اجتہاد کہتے ہیں اور جوشخص بیصلاحیت اور لیاقت رکھتا ہے اسے مجتہد کہتے ہیں مرحوم آخو نداجتہاد کی تعریف میں فرماتے ہیں: الاجتہاد ہو استفراغ الوسع فی تحصیل الحجة علی الحکمہ الشرعی: ا اجتہاد ذہنی قوت اور طاقت کو حکم شرعی پر ججت قائم کرنے کے لئے استعمال کرنے کو

نتيجه

ہر علم وفن کے عالم، دانشمند اور ماہر کو اس علم کا مجتهداور ناوا قف حضرات جب اس مجتهد کی طرف رجوع کرتے ہیں تواضیل مقلد کہا جا تا ہے۔ اجمالی طور پر اجتہا د کا مطلب دینی مسائل میں مہارت حاصل کرنا اور صاحب الرائے ہونا ہے

ا کسان العرب،ج ، ۱۳۳ مس۱۳۳

۲ دارهٔ المعارف تشیع، جاس ۱۳۷۳

شرائطاجتهاد

علماء نے اجتہاد کے لئے متعدد شرطیں ذکر کی ہیں،علامہ بہبہانی (رح) نے شرائط

اجتهاد کے بارے میں فرمایاہے:

ا علوم ادب کاعالم ہونا جومجتہدعر بی کلمات اور لغات کے معنی کونہیں سمجھتا وہ خو دبھی گمراہ

ہوتاہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتاہے ؛

٢ يعرف عام وخاص كى شاخت ومعرفت؛

سا علم کلام میں مہارت، کیونکہ اجتہاد اصول دین کی معرفت پرموقوف ہے یہ جاننا کہ شارع تھی جبی وقبیح چیز کاحکم دیتا ہے اور پر تھی قبیح کی پیروی کو جائز مانتا ہے اور پیکہوہ

کھی بھی بنة تکلیف مالا پطاق، طاقت وقوت سے باہر کسی کام کاحکم دیتا ہے اور پیر

سب با تیں علم کلام وعقامیہ فی بیں وریہ فقیہ مجبور ہو گا کہ ان سب با توں میں کسی کی تقلید

کرے اور اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے؛

۴ علم خطق سے آگاہی: اس کئے کہ فقہ اور وہ تمام علوم جوعلم فقہ کی بنیاد ہیں بھی میں استدلال اور دلائل سے سروکارہے،اور منطق نہ جانسے کی صورت میں احکام شرعیہ کے استخراج اور نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی ہوگی جونقص وفیاد کا سبب ہوگا؛

۵ یعلم اصول فقه سے آگاہی فقه کی غلطیوں اور خرابیوں کی معرفت کا تنہا معیار علم اصول .

فقہ ہے اور اِجتہاد کا اہم ستون بھی بھی علم ہے ؛

۲۔امادیث فقہی کی معرفت؛اسے علم ہونا چاہئے کہ کون سی مدیث فقہ کے کس باب سے

مر بوط ہے کونسی حدیثیں امام سے تقیہ کی حالت میں صادر ہوئی ہیں کے تفییر قرآن کریم سے آشائی ؛

٨ فِقهاء كِفَتُوول، استدلالي تتابول اورنظريات سے آشائی؛

9 معرفت علم رجال؛

١٠ - ابهم ترين شرط ، قو " وقد سيدوملكة تقوى كاحامل بهونا ہے.

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ علوم معانی ، بیان ، بدیع ، صاب ، ہیئت ، ہندسہ وطب بھی ان علوم میں سے ہیں جن کی اجتہاد میں ضرورت ہے ۔ ا

علامه طباطبائی اجتهاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اولاً،اجتہاد وتقلید کامئلہ انسانی زندگی کاایک اہم ستون ہے انسان کے معاشرہ میں داخل ہوتے ہی یہ مئلہ اس کی زندگی کالازمی جزء ہوجا تاہے؛

ثانیاً، یہ کہ انسان اپنی زندگی کے فقط کچھ مسائل میں اجتہاد کرتاہے باقی زندگی تقلیداور دوسروں کی پیروی میں بسر کرتاہے جقیقت یہ ہے کہ جوشخص سیم محستاہے کہ پوری زندگی

بغیرتقلید کے گزاردیگاوہ ایک جبوٹے گمان میں مبتلا ہو گیاہے؛ ۲

امام حمینی { قدس سرہ }، جاہل کے عالم سے رجوع کرنے کی دلیل کوعقلی مانتے ہیں،اوراس بارے، میں فرماتے ہیں: جاہل کے عالم سے رجوع کرنے کی بہترین

ا یشرایط اجتهاداز دیدگاه بهههانی، پیام حوزه، سال اول ش ۴ اجتهاد وتقلید دراسلام وشیعی ۱۷ یا ۱۷

دلیل ،عقلاء کی روش ہے ا۔

اختيارات مجتهد

علماء اور اصولیوں کی نظر میں جوشخص شرائط اجتہاد کا حامل ہو اس کے لئے کچھ اختیارات اورحقوق ہیں:

ا احکام عملی کو شرعی دلیوں سے اخذ کرنا اور انھیں دوسروں کے لئے بیان کرنا اس صورت میں عام انسان یعنی مقلد پر اس کے حکم کی پابندی ضروری ہے ۲۲ منص قضاوت یعنی ائم اظہا علیم السلام کی روایات کے مطابق مجتہداور فقیہ کو جمگڑ ہے اور فراد کے وقت فیصلہ کاحق عاصل ہے واما القاضی فشانه القضاء فی موضوعات الاحکام... و یجوز للبجتہد الترافع الیه بل قد یجب، مع انه یجز له تقلید البجتہد... من بلغ رتبة القضاء فھو منصوب من قبل البعصوم (عج) علی سبیل العموم؛ مجتہد کے منصبول میں سے ایک منصب البعصوم (عج) علی سبیل العموم؛ مجتہد کے منصبول میں سے ایک منصب قضاوت ہے ... مجتہد پر جائز بلکہ واجب ہے کہ وہ فیصلہ کرے .اس کے علاوہ مقلد پر بھی اس امر میں اس کی اطاعت واجب ہے ... جو قضاوت کی صلاحیت رکھتا ہو وہ امام اس امر میں اس کی اطاعت واجب ہے ... جو قضاوت کی صلاحیت رکھتا ہو وہ امام

ا گزارشی اجمالی از رساله اجتهاد و تقلیدامام فصلنامه علوم سیاسی شماره، ۵ م ۳ ۷۳ م ۲ _ الفواید الحایریه میس، ۵۰۱

معصوم کی طرف سے بالعموم حائم ہے۔ "
سر_ موضوعات اور حائم کی جمیت یاعدم جمیت کا حکم صادر کرنا.
امام خمینی نے اپنے رسالہ {اجتہاد وتقلید} میں مذکورہ موارد کو مجتہدا ورمقلد کے لئے
ذکر کیا ہے:

ا۔ شرعی مسائل میں دوسروں کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے؛ ۲۔ اپنی اس راک اورفتو سے پرعمل جائز ہے جوشرعی دلیلوں سے حاصل کیا ہے؛ سرمنصب افتا؛

۴ منصب قضاوت؛

۵ منصب زعامت سیاسی؟

۲ ـ مرجعیت تقلید. ۲

اله الفوايد الحايرية ص ٥٠٢

۲ گزارشی اجمالی از رساله اجتها دوتقلیدامام فصلنامهٔ تومسیاسی شماره ، ۵ ص ۳۷۳

مختصر تاريخ فقه واجتهاد

فقہ واجتہاد کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کلمات کو متعدد معانی میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک دور میں اس کے حقیقی معنی دوسرے دور کے حقیقی معنی سے فرق کرتے تھے دراصل ائمہ علیہم السلام کے زمانے سے چھٹی صدی ہجری کے آخر تک لفظ اجتہاد صرف اہل سنت کی اصطلاحات میں پایا جاتا تھااوراجتہاد سے اہل منت کی مرادیتھی کہ جب اہل سنت کے علما ، کوئسی مئلہ پر قرآن وسنت سے دلیل نہیں ملتی تھی اور کھی چیز کو قر آن وسنت سے ثابت نہیں کریاتے تھے تو و ہ اپنی ذاتی فکر، ذاتی رائے شخصی سوچ اورا پینے دل و دماغ کی طرف رجوع کرتے تھے اور دیکھتے ۔ تھے کہ ان کی فکر کیا کہتی ہے لیعنی اگر کبھی خدایا کوئی اوران سے یو چھتا کہ اس مسئلہ میں آیکی دلیل نمیا ہے توان کا جواب یہ ہوتا کہ میرااجتہاد یہی کہتا ہے اورمیری ذاتی فکر اس بات تک پہنچاتی ہے میری رائے یہ ہتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ بدنظریہ سحیح نہیں تھا،اس کئے کہ احکام اسلامی تک پہنچنے کے لئے آدمی کی ذاتی فکر اور شخصی سوچ حجت نہیں ہوتی۔ یہی وجتھی کہ ائمہ علیہم السلام نے اس کی مخالفت کی ۔اور چونکہ اہل سنت اس روش کو اجتہاد کہتے تھے،اس لئے ائمہ علیہم السلام نے اجتہاد کے نام سے اس فکر اور اس نظریہ کی مذمت کی ۔ اس کے بعد چھٹی ہجری تك مختلف علماءاس نظريه كواجتها د كهه كرغلط ثابت كرتے رہے اوراس كى مخالفت اجتها د

کے عنوان سے ہوتی رہی اور پیکمہ مذموم قرار پا تارہا۔

کلمہاجتہاد کے عنی میں تبدیلی

سا تویں ہجری میں محقق علی (رح) نے اجتہاد کے ایک دوسرے معنیٰ کئے۔ چونکہ لغت میں اجتہاد کامطلب کو سشش کرنا تھااس لئے محقق علی (رح) نے اجتہاد کے معنیٰ یہ کئے کہ کوئی عالم دین، احکام اسلامی کے استناط و استخراج کے لئے اپنی کو شیں صرف کرے۔اگر چہاس تعریف میں خود قیاس والااجتہاد بھی آتا ہے لیکن ہم قیاس کواس سے متثنیٰ کرتے ہیں اوراسکےعلاوہ دوسر سےاجتہاد کو مانتے ہیں یو ئی کہ سکتا ہے کہ اس طرح شیعہ بھی اجتہاد کو ماننے لگے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں ہم اجتهاد کو ماننتے ہیں کین اجتهاد کی ایک قسم یعنی قیاس کونہیں ماننتے ۔ اس کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ حکومت کی دونسیس ہیں، ایک دنیاوی حکومت اور ایک اسلامی حکومت ۔اب حضرت علی علیہ اسلام حکومت کو جاہتے تھے،لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہےکہ ہرطرح کی حکومت کو عاستے تھے، بلکہ عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے اسلامی حکومت قائم کرنا جاہتے تھے مذکہ دنیاوی حکومت۔اس طرح محقق علی نے کہا کہ اجتہاد کی دوقسیں میں ایک قیاس والا اجتہاد اور ایک غیر قیاس والا اجتہاد ۔ اور ہم اجتہاد کو مانتے ہیں لیکن اس کامطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ہرطرح کے اجتهاد كوماننة مين بلكه غيرقياس والحاجتها دكوماننة مين _

اس طرح محقق علی (رح) نے اجتہاد جیسے بدنام لفظ کو ایک حن عطا کیا۔ چونکہ الفاظ اور کلمات میں کوئی عیب نہیں ہوا کر تابلکہ اگر قص ہوتا ہے تو اس کے مفہوم اور معنیٰ میں ہوتا ہے۔

اصطلاح لفظ اجتہاد اصطلاح کے اعتبار سے ایک معقول معنیٰ میں استعمال ہونے لگا۔ اس کے بعد جب بیلفظ ثبیعہ فقہاء کے ادبیات میں آگیا تواس کے معنیٰ کچھاوروسیع بھی ہوئے لیکن بہر حال وہ اجتہاد پھر بھی مستثنی رہا، جس کی ائمۂ مذمت کرتے تھے الیونکہ اس اجتہاد میں قیاس ایک ذریعہء اجتہاد کے نام سے مرسوم تھا۔

اس اختلاف نظر کاسبب اہل سنت کا یہ نظریہ ہے کہ کتاب دسنت کے ذریعے بیننے والے قرانین محدود ہیں، عالانکہ واقعات و عادثات لامحدود ہیں، لہذا کتاب وسنت کے علاوہ

ا ـ دروس في علم الاصول ، حلقه او لي شهيد صدر

ایک اورمصدرضروری ہےجس کے سہارے الٰہی قوانین بنائے حاسکیں اور بہمصدر وہی ہے جسے ہم "اجتہاد بالرائے" کے نام سے یاد کرتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں رسول ا کرم {ص} سے کچھ حدیثیں بھی نقل کی ہیں' من جملہ یہ کہ رسول خدا جس وقت معاذبن جبل کو یمن بھیج رہے تھے ان سے دریافت فرمایا کہتم وہاں کیسے فیصلے کرو گے؟ معاذ نے کہا، کتاب خدا کے مطابق حضرت نے فرمایا'ا گرکتاب خدامیں تمہیں اس کاحکم مذمل سکا؟ معاذ نے عرض کیا' رسول خدا کی سنت سے استفاد ہ کروں گا پخشرت نے فرمایا' اورا گررسول خدا کی سنت میں بھی بندملا تو کیا کرو گے؟ معاذ نے کہا اچتھں دائی یعنی اپنی فکڑا پنی رائے اپنے ذوق اور اپنے سلیقے سے کام لول گا۔ کچھاور مدیثیں بھی اس سلسلے میں ان لوگوں نے نقل کی ہیں ۔ہملوگ اس طرح کے اجتهاد کو نہ فقط نا جائز بلکہ شریعت اسلام کے قوانین میں دخالت مانتے ہیں ثیعوں اور ان کے آئمہ کی نظر میں اس کی ابتدائی بنیاد ہی یعنی پیکہ تناب وسنت کافی نہیں ہیں باطل ہے لہٰذاہمیں اپنی فکرورائے سے اجتہاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی ہے شمار حدیثیں یائی جاتی ہیں کہ ہر چیز کا کلی حکم قرآن وسنت میں موجود ہے کتاب " وافی" میں باب البدع والمقائیس" کے بعدایک باب ہے جس کاعنوان یہ ہے: بأب الرد الى الكتأب والسنة وانه ليس شئى من الحلال و الحرام وجميع ماتحتاج اليه الناس الاوقدجاء فيه كتاب اوسنة $^{\prime}$

ا كافي ٔ جلدا 'كتاب العلم

قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کا باب اور یہ کہ ہر حلال وحرام اورعوام کی ضروریات قرآن وسنت میں موجود ہیں)لہذا ہمارے اور اہل سنت کے اجتہاد میں کافی فرق ہے

گمان غالب یہ ہے کہ شیعوں میں اجتہاد و مجتہد کا لفظ آج کے رائج معنی میں سب سے پہلے علامہ علی نے استعمال کیا ہے ۔ علامہ علی نے اپنی کتاب "تہذیب الاصول" میں "باب القیاس" کے بعد "باب الاجتہاد" تحریر فرمایا ہے وہاں انہوں نے اجتہاداس معنی میں استعمال کیاجا تا ہے اور رائج ہے ۔ معنی میں استعمال کیاجا تا ہے اور رائج ہے ۔ پسشیعی نقطہ نظر سے وہ اجتہاد ناجا کڑ ہے جو قدیم زمانہ میں قیاس ورائے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ آب جا ہے اسے قانون سازی وتشریع کا ایک متقل مصدروسر چثمہ مانیں یا واقعی حکم کے استخراج واستنباط کا وسیا کہ لیکن جائز اجتہاد سے مراد فنی مہارت اور مانیں یا واقعی حکم کے استخراج واستنباط کا وسیا کہ لیکن جائز اجتہاد سے مراد فنی مہارت اور اصولی قواعد وضوابط کی بنیاد پر سعی و کو شش ہے ۔

پس یہ جو کہا جا تا ہے کہ اسلام میں اجتہاد کیا چیز ہے؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اجتہاد جس عنی میں آج استعمال ہور ہاہے اس سے مراد صلاحیت اور فنی مہارت ہے ۔ ظاہر ہے کہ جوشخص قرآن و حدیث سے استفادہ کرنا چاہتا ہے اس کے مہارت ہے ۔ ظاہر ہے کہ جوشخص قرآن و حدیث سے استفادہ کرنا چاہتا ہے اس کے علیم معتبر و کئے قرآن کی تفییر آیتوں کے معانی 'ناسخ و منسوخ اور محکم و متثابہ سے واقفیت' نیز معتبر و غیر معتبر حدیثوں میں تمیز د سینے کی صلاحیت ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ صحیح عقلی اصولوں کی بنیاد پر حدیثوں کے آبھی گھراؤ کو ممکنہ حد تک عل کرسکتا ہو مذہب کے اصولوں کی بنیاد پر حدیثوں کے آبھی گھراؤ کو ممکنہ حد تک عل کرسکتا ہو مذہب کے

اجمالی و متفق علیہ ممائل کو تشخیص دے سکتا ہوئو دقر آئی آیتوں اور حدیثوں میں کچھ کلی اصول و قواعد ذکر ہوئے ہیں 'دنیا کے تمام علوم میں پائے جانے والے تمام اصول اور فارمولوں کی طرح ،ان شرعی اصول و قواعد کے استعمال کے لئے بھی مثق 'تمرین تجربہ فارمولوں کی طرح ،ان شرعی اصول و قواعد کے استعمال کے لئے بھی مثق 'تمرین تجربہ اور ممارست ضروری ہے۔ ایک ماہر صنعت کارکی طرح اسے یہ علوم ہونا چاہئے کہ مواد کے دھیر میں سے کون سا مواد انتخاب کرنا ہے اس میں مہارت و استعداد ہوئی جائے۔ خاص طور سے حدیثوں میں بہت زیادہ اللہ پھیر اور جعل سازی ہوئی ہے خصر یہ نہاں میں ضلط عدیث سے شخیص حدیث میں خطو عدیث سے شخیص حدیث کو غلط حدیث سے شخیص دیسے کی عملاحیت ہوئی چاہئے۔ مختصر یہ کہ اس کے پاس اس قدر ابتدائی و مقدماتی معلومات فراہم ہوئی چاہئے مختصر یہ کہ اس میں اہلیت 'قابلیت 'صلاحیت اور فنی مہارت معلومات فراہم ہوئی چاہئیں کہ و اقعا اس میں اہلیت 'قابلیت 'صلاحیت اور فنی مہارت سے ایک اس حالے۔

ا _ بقر ۸ ک

یہودی عوام کی مذمت کررہی ہے جوایینے علماء کی تقلید و پیروی کرتے تھے اوران آیتوں کے بعد جن میں یہو دی علماء کے برے طور طریقوں کا ذکر ہوا ہے ٔارشاد ہوتا

"ان میں کچھالیے جاہل و نادان افراد تھے جواپنی آسمانی تتاب کے بارے میں بے بنیاد امیدول اور آرز وؤل کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے اور وہم وگمان کی پیروی کے تے تھے "

ناجائز تقليداورامام صادق عليه السلام

ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہو دی جاہل عوام،ایپ علماء کی پیروی اوران کی ہربات ماچنے پرمجبور تھےان کے پاس اس کے سوا کوئی راسۃ ہی نہ تھااس میں ان کی ^میا خطا ہے؟ اگر خطا ہے تو وہ یہو دی علماء کی خطا ہے ۔قر آن مجید ان بے چارے عوام الناس کی مذمت کیوں کررہا ہے جو کچھ جاننتے ہی نہ تھے اور صرف ایسے علماء کی پیروی کررہے تھے؟ا گرعلماء کی تقلیدو پیروی لائق مذمت ہے تو پھر ہمارے عوام کی بھی مذمت کی جانی جاہئے جو ہمارے علماء کی تقلید کرتے ہیں اگر يہو دیعوام کواییۓ علماء کی تقلید نہیں کرنی چاہئےتھی توان لوگوں کو بھی تقلید نہیں کرنی

جاہئے۔"

حضرتًا نے فرمایا:

بین عوامناً و علمائناً وبین عوام الیهود و علمائهم فرق من جهة وتسویة من جهة: اما من حیث استووا فان الله قد ذم عوامنا بتقلیدهم علمائهم کما قددم عوامهم و امامن حیث افترقوا فلا استقلیدهم علمائهم کما قددم عوامهم و امامن حیث افترقوا فلا استمارے عوام وعلماء اور یہودی عوام وعلماء میں ایک جہت سے فرق ہے اور ایک جہت سے ایک جیسے ہیں ان کے ایک جیسے ہونے کی جہت میں خداوند عالم نے ہمارے عوام کو بھی اپن ان کے ایک جیسے ہونے کی جہت میں خداوند عالم نے ہمارے عوام کو بھی اپن مذمت کی ہے اور فرق ہونے کی جہت میں مذمت کی ہے اور فرق ہونے کی جہت میں مذمت کی ہے اور فرق ہونے کی جہت میں مذمت ہیں کی ہے۔ "

الشخص نے عض کیا:

فرزندرسول وضاحت فرماييئه ـ "

حضرتً نے فرمایا:

" یہودی عوام نے اپنے علماء کی ملی زندگی دیکھی تھی کہ وہ کھلم کھلا جھوٹ بولتے ہیں، رشوت لینے سے نہیں چو کتے، رشوت اور ذاتی تعلقات کے باعث الٰہی احکام اور فیصلول میں الٹ پھیر کرتے ہیں افراد واشخاص سے تعصب کی بنیاد پر برتاؤ کرتے ہیں ذاتی حب وبغض کو الٰہی احکام میں شامل کرتے ہیں۔" اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من يفعل ما يفعلونه فهو فاسق لا

ا الاحتجاج ،طبرسي ، ج۲ ،ص ۲۲ س

یجوز ان یصدق علی الله و لا علی الوسائط بین الخلق و بین الله

" وه اس فطری البهام کی روشی میں جو خداوند عالم نے کو بنی طور پر ہرشخص کو عطا کیا ہے

جانتے تھے کہ ایسے اعمال کا ارتکاب کرنے والے شخص کی پیروی نہیں کرنی چاہئے

اس کی زبان سے بیان ہونے والا خدااور رسول کا قول نہیں مانناچاہئے۔ "

یہال امام یہ بتاناچاہتے ہیں کہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ یہودی عوام اس ممئلہ سے واقف نہیں تھے کہ ان علماء کی بات ماننا جائز نہیں ہے جو دینی احکام کے خلاف عمل کرتے ہیں کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے کوئی شخص واقف نہ ہواس ممئلہ کی معرفت بین کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے کوئی شخص واقف نہ ہواس ممئلہ کی معرفت خداوند عالم نے ہرشخص کی فطرت میں و دیعت کی ہے اور ہرشخص کی عقل اسے جانتی خداوند عالم نے ہرشخص کی فطرت میں و دیعت کی ہے اور ہرشخص کی عقل اسے جانتی ان خداوند عالم نے خودتقلیہ کومنع نہیں ایک برے کیونکہ بر ہے کوئی تقلیہ کور تو برے کام انجام دیتے ہیں امام نے خودتقلیہ کومنع نہیں کی ہے کیا بلکہ بر ہے لوگوں کی تقلیہ کر نے بہی کی ہے

اجتها د اورتقلید قرآن وسنت کی روشنی میں

اس سلسلے میں علماء اور محققین نے متعدد عقلی وقتلی دلیلیں پیش کی ہیں لیکن ہم اس کتا بچہ کے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ دلیلوں کاذ کر کرتے ہیں

ا_وَمَا أَمْرُسَلْنَا مِن قَبْلِلَ إِلاَّ مِرِجَالاً تُوحِئ إِلَيْهِ مُ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِإِن
 كُنتُ مُ لاَ تَعْلَمُونَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کورسول بنا کر بھیجا ہے اوران کی طرف بھی وحی
کرتے رہے ہیں توان سے کہئے کہ اگرتم نہیں جانتے ہوتو جاننے والوں سے دریافت
کرو ذِ کرکے معنی آ گاہی واطلاع کے ہیں اھل ذکر کامفہوم اس آبیت میں بہت
وسیع ہے اگر چہ بعض مفسرین نے یہاں پر اہل ذکر سے مرادعلماء اہل کتاب کو لیا ہے
اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ فقط اہل کتاب سے مخصوص ہے ، بلکہ یہ قاعدہ ءکلیہ کو
مصادیات پر تقیم کرنے کی طرح ہے۔

علماء اہل کتاب کے بارے میں اہل ذکر استعمال ہونا اس وجہ سے تھا کہ کہ مشرکین رسول اکرم (ص) کی نبوت کے قائل ہیں تھے جوگذشۃ انبیاء کے بارے میں ان کی بات پریقین کرتے لہذا کہا گیا کہ خود اہل کتاب علماء سے ہی پوچھونہ یہ کہ علماء اہل کتاب ہی صرف اہل ذکر ہوں۔

النحل آیت سوم

راغب نے مفردات میں لکھا ہے کہ: ذکر کے دومعنی میں بھی حفظ کے معنی میں آتا ہے، اور بھی حفظ کے معنی میں آتا ہے، اور بھی یاد دہانی بھی جمعنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ یاد دہانی بھی جمعتی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ یاد دہانی بھی ہوتی ہے اس صورت میں اس صورت میں اسے ذکر ذہنی کہتے ہیں اور بھی ظاہری ہوتی ہے اس صورت میں اسے ذکر فظی کہتے ہیں

اورقرآن كريم كوجوذ كركها گياہے اسكى وجه يهى ہے كه قرآن حقايق بيان كرتاہے.

٢_ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَافَّةً فَلُوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمُ مُ طَآئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُواْ فِي الدِّيْنِ وَلِيُنذِ مُرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا مَرَجَعُواْ إِلَى هِمْ لَعَلَّهُمْ بَحْذَمُونَ لِي

"تمام مومنوں کے لئے کوچ کرنا تو ممکن نہیں ہے مگر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہرگروہ میں سے ایک جماعت نگلے تاکہ دین کاعلم حاصل کر سے اور واپس جا کراپینے علاقے کے باشدوں کو ڈرائے ثایدوہ بر کے کاموں کو انجام دینے سے بیجنے لگیں۔
اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے ختلف شان نزول ذکر کئے ہیں ہم صرف دو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے گزریں گے۔ پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ)نے ایک گروہ کو تبلیغ اسلام کے لئے بدو قبائل میں بھیجا،

پیا ہرر ک الد میں دوہ وہ کہ ان کے ماتھ اچھا سلوک کیا کہا ہیں ہے۔ بدوول نے انکااستقبال وخیر مقدم کیا،ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا کین ان میں سے کچھ نے کہا

ايتوبه ۱۲۲

تم پیامبر (صلی الله علیه و آله) کو چھوڑ کرہمارے پاس آئے ہو،ان لوگول کو اس بات سے تکلیف ہوئی، لہذا پیامبر (صلی الله علیه و آله) کی خدمت میں واپس آئے، اس وقت به آیت نازل ہوئی ا

تقبیر تبیان میں اس آیت کے بارے میں دوسری شان نزول کا بھی ذکر آیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بدوعرب مسلمان ہوئے، تو سارے ہی علم دین عاصل کرنے کے لئے مدینہ آگئے جس سے وہال کی تمام اشاء خور دونوش مہنگی ہونے گئیں، اس سے مدینہ میں رہنے والے مسلمانول کی پرشانیول میں اضافہ ہونے لگا تو، بی آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ ضروری نہیں ہے کہ اپنے شہرول کو خالی چھوڑ کرسب کے سب علم دین حاصل کرنے مدینہ آجاوبلکہ کافی ہے کہ کچھوگاگ اس کام کے لئے مدینہ آجاوبلکہ کافی ہے کہ کچھوگاگ اس کام کے لئے مدینہ آجا بیس۔ ا

تفقه سےمراد

اس میں شک نہیں ہے کہ تفقہ فی الدین سے مرادتمام معارف واحکام اسلامی کی تعلیم عاصل کرنا ہے، چاہے وہ اصول دین سے ہو یا فروع دین سے کیونکہ یہ تمام چیز یں تفقہ فی الدین میں جمع ہیں

اس بنا پریہ آیت، بہترین دلیل ہے کہ کچھافراد واجب تفائی کی بنیاد پرعلم دین کے

الجمع البیان،مذکورہ آیت کے ذیل میں

التبیان، جلده . مفحه ۱۲۳ منکوره آیت کے ذیل میں

تمام شعبوں میں تحصیل کریں،اور تحصیل علم کے بعدلوگوں کے درمیان جائیں اور اخیں اسلامی احکام ومعارف سے آشا کرائیں.

اس آیت کے مطابق دینی علم حاصل کرنا اور اس میس غور وفکر کرنا تمام مسلمانوں پر واجب کفائی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، پڑھنے کے علاوہ دوسروں کو تعلیم دینا بھی واجب ہے

مجتهد جامع الشرائط كى تقليد كاجواز

اس آیت کوعلما نے تقلید کے جواز کے لئے بہترین دلیل مانا ہے اس لئے کہ دینی اتعلیم حاصل کرنااور ماہر ہونے کے بعدلوگوں کو دینی احکام سے آشا کرنے کانام ہی تقلید ہے

مالانکہ یہ آیت جیسا کہ پہلے عرض کر کیلے ہیں صرف فروع دین سے مخصوص نہیں ہے ملکہ اصول دین کو بھی شامل ہے لیکن فروع دین کااس میس آنا ہی تقلید کے جواز کے لئے بہترین شاہد ہے.

ایک بات جو یہاں کہی جاسکتی ہے وہ یہ کہ اس زمانہ میں اجتہاد وتقلید کامسّلہ تھا ہی نہیں، وہ لوگ علم دین کو حاصل کرتے تھے اور لوگوں میں اخییں مسائل کو بیان کرتے تھے جومعصوم سے سنے ہیں جیسے آج کے مولوی حضرات توشیح المسائل میں دیکھ کرمسائل بیان کرتے ہیں، اس بات کا جواب، مفہوم اجتہاد وتقلید کی وسعت کو مدنظر

ر کھتے ہوئے آسانی سے دیا جاسکتا ہے تو ضیح پیکہ:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علم فقہ میں جتنی وسعت آج ہے اس زمانے میں نہیں تھی، اور مسلمان آسانی سے دینی مسائل رسول اکرم { ص } سے سیکھ لیتے تھے۔
لیکن اس کے باوجود ایسا نہیں تھا کہ تمام لوگ صرف مسلے بتانے کی ہی صلاحیت رکھتے تھے بلکدان میں سے بہت سے ایسے بھی تھے جو قضاوت اور دیگر امور کے لئے رسول (صلی الدعلیہ وآلہ) کے نمائندہ بن کرجاتے تھے، اس صورت میں ایسے مسائل بھی آتے تھے جنمیں پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے نہیں سنا تھا، لیکن وہ قرآن مجید کے مومات واطلاقات میں موجود تھے، مسلماً ان احکام کو تطبیق کلیات علی جزئیات علی علی الاصول اور او ڈوالاصول علی جزئیات علی علی دریعہ عاصل کرتے تھے اور یہ بھی ایک طرح کا اجتہاد تھا (توجہ کریں).

یقینااس طرح کے کام پیامبر (صلی الله علیدو آله) کے زمانے میں ہوتے تھے، اسی وجہ سے مادہ اجتہاد صحابہ اور دوسرے افراد کے درمیان استعمال ہوتا تھا، اگر چہتمام اصحاب وانصار میں یہ صلاحیت اور لیاقت نہیں تھی.

اور چونکه آیت عام استعمال ہوئی ہے اس لئے مسئلہ بتانے والے اور مجتھدین دونوں اس کے مصداق ہیں اس طرح آیت کے عموم سے اجتہاد اور تقلید دونوں کا جواز ثابت ہوتا ہے آ سان لفظول میں کہدسکتے ہیں کہ بیآ یہ کریمہاس دور کے احکام پہونجانے کے طریقہ کو قطعی طور پر حجت مانتی ہے اور پیطریقے مختلف تھے:

ا خودروایت کا حاصل کرنااور دوسرول تک پہنچانا۔ غالباً سابقہ زمانے میں اصحاب معصومین علیهم السلام کے درمیان پہلریقہ زیادہ رائج تھا یمی وجہ ہے کہ ان کو راوی اور ناقلین حدیث کہا جاتاتھا۔

۲۔ اس فن کا ماہر اور تتبع کرنے کرنے والا عالم دین، آیات وروایات میں غور فکر
کے اصولی اور تقیمی قواعد کے ذریعہ تجزیہ و تحلیل کرنے کے بعد (جے اجتہاد کہا جاتا
ہے) جل تیجہ پر پہنچے اس کو فتوی کی صورت میں دوسروں کے سپر دکرے، جیسے کہ
آئم علیم السلام کے بعض شاگرد ایساہی کرتے تھے۔ حضرت ولی عصر آخر الزمان
ارواحنافداہ کے زمان غلیب سے لوگوں تک احکام دین پہنچانے کا ہی طریقہ علماء نے
اختیار کر رکھا ہے اور آیہ شریفہ بھی اس طریقہ کو اپنے اندر شامل کرتی ہے۔ پس اس
مختصر بیان سے یہ نتیجہ عاصلہ ہوتا ہے کہ آیہ شریفہ تعلی روایت کے ججت اور معتبر ہونے
کے ساتھ ساتھ مجتہد کے فتوی کے ججت ومعتبر ہونے بھی ثابت کر دہی ہے۔

سو اما من كان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدينه مخالفا على هوالامطيعا لامر مولالافللعوام ان يقلدولا

امام حسن عسکری علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام

القيرامام صن عسكري عليه السلام ص ٢٠٠٠

ششتم علیہ السلام نے فرمایا: فقہاء میں سے جوشخص پر ہیز گار اور دین کی حفاظت کرنے والا ، ہوائے نفس کی مخالفت کرنے والا ، اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے والا ہوتمام عام لوگوں کو اس کی تقلید کرنی چاہئے۔
یہ حدیث تقلید واجتہاد کی دلیلوں میں سے ایک اہم دلیل ہے اور شنخ انصاری { رحمہ اللہ } اس حدیث کے تثارنمایاں سے درستی وصداقت کے آثارنمایاں میں ۔ ا

یہ مدیث مجتھدین کے لئے چارخصوصیات کا ذکر کرتی ہے اے تقوا وورع ۲ یکہبان دین ۳ مخالف ہویٰ ۴ مضاومعصومین کا کامل طور پراتباع ہے

حقیقت یہ ہے کہ ال شرائط کے حامل بہت کم فقہاء ہیں لیکن اگر ایک بھی موجود ہوتو حقیقت یہ ہے کہ ال شرائط کے حامل بہت کم فقہاء ہیں لیکن اگر ایک بھی موجود ہوتو جواز نقلید ثابت ہے اور ال کوگوں کی پیروی کرنا جوھوی نفس کے غلام ہوں اور احکام خدا کے پابند مذہوں قرآن محید میں خدا کے پابند مذہوں قرآن محید میں ارشاد ہوتا ہے کا تر سے نوا المی الذین خلصوا ان لوگوں کی پیروی مت کرو جو ظالم {شرائط نہیں رکھتے } ہیں اور ہماری گفتگو ان مجھمد بن کی تقلید کے جواز میں ہے جو تقوی اور پر ہیزگاری میں نمونہ ہیں دوسر سے الفاظ میں ان میں شرائط پوری طرح پائے جارہے ہوں لہذائی چیز کو دلیل بنا کرجامع الشرائط مجھمد کی تقلید کے جواز پر پائے جارہے ہوں لہذائی جو انہوں گاری ہوگا۔

ا ـ السيدخمد باقر الصدر،الفتاوي الواضحة ، ٩٠٠ ـ ١٠٠١

۴_روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول الله طی الله علیه واله وسلم نے فرمایا: ان العلماء ورثة الانبیاء '

میری امت کے علماء، انبیاء کے وارث ہیں ،اسی طرح کی دوسری روایتوں میں افضل من انبیاء بنی اسر ائبیل بھی استعمال ہوا ہے ہم اس کے بارے میں کہ علماء کن کن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں آئندہ صفحات پرعلماء کی فضیلت علماء کن کن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں آئندہ صفحات پرعلماء کی فضیلت کے باب میں گفتگو کرینگے یہاں اتنا ہی کافی ہے جوعلماء کی عقول کی عظمت اور دوسروں کا مطاق اور بغیر کسی قید کے استعمال ہوئی ہے جوعلماء کی عقول کی عظمت اور دوسروں کا ان کی اطاعت کرنے کو بھی شامل ہوگی جیسے انبیاء کی اطاعت بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھی اس حدیث ضروری تھی اس حدیث کے جیسی ایک روایت امام ہشتم علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا

ه_منزلة الفقيه في هذا الوقت كمنزلة الانبياء في بني إسرائيل. السي اس الميل كاس زماني من اسرائيل كردميان هي المين المرائيل كردميان هي

۲_ایک اور روایت میں رسول الله علیه واله وسلم سے وارد ہوا ہے (الله مر ارحم خلفائی) فقیل له: پارسول الله ومن خلفائك ؛ قال: الذین پاتون

ا۔الکافی جاس۳۳ ۲۔بحارجلد ۵ےص۳۳۳

من بعدى يروون عنى حديثي وسنتى, فيعلمونها الناس من بعدى ،

اس مدیث کوشنخ صدوق نے امیر المونین علیه السلام سے چار معتبر طریقوں سے قال کیا ہے

جناب امیرعلیه السلام فرماتے ہیں پیغمبر اسلام نے تین مرتبہ فرمایا: پرورد گارامیر بے خلفاء پر رحم فرما، رسول خداسے پوچھا گیایار سول اللہ آئیے خلفاء کون لوگ ہیں تو آپ کے فرمایا وہ لوگ جومیر بے بعد آئینگے اور میری حدیث وسنت کونقل کرینگے اور اسے میر کے بعد لوگول کو پڑھائینگے یعنی تعلیم دینگے۔

ے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: هجاری الامور علی ید العلماء بالله

الامناء حلاله وحرامه

اور شیخ حرانی نے اس مدیث کو امام حین علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے تہ تمام امور علماء الھی کے ہاتھوں میں ہیں کہ جواللہ کے حلال اور حرام کی حفاظت کرتے ہیں یہ مدیث علماء وفقہاء کے لئے کم سے کم تین حقوق بیان کرتی ہے حق رہبری ہق فتوی ہوتے اجتہاد کا جواز روز روشن کی طرح فتوی ہوتے اجتہاد کا جواز روز روشن کی طرح

ا ـ وسائل الشيعه ،ج ۱۸رص ۹۶، آگھوال باب صفات قاضی ۵۳

٢ يحف العقول،٢٣٨

سي تتاب متدرك الوسائل مين باب السابواب صفات قاضي ، ج ٣٩ص ، ١٨٨٠

معلوم ہے

٨_رسول الله على الله عليه وآله وسلم في فرمايا هي : الفقهاء امناء الرسل مالمه يدخلوا في الدنيا الله عليه والمالية المرسل مالم المناء الرسل مالم المناء الرسل مالم المناء الرسل مالم المناء الرسل مالم المناء المناء

فقہاءر سولوں کے ایمن ہیں جب تک وہ دنیا طلب نہ ہو جائیں

9_ قال له ابو جعفر عليه السلام اجلس في مسجد الكوفة و افت الناس. انااحب ان ارى في شيعتي مثلك ٢

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپیغ صحابی سے فرمایا: کوفہ کی مسجد میں بیٹھو اورلوگوں کے لئے فتوی صادر کرومیں چاہتا ہوں میر سے ثیعوں میں تم جیسی صلاحیت والےلوگ ہوں

امام علیہ السلام اپنی اس مدیث میں اپنے اس صحابی کو حکم دیتے ہیں کہ جس میں فتوی دیتے کی صلاحیت اور لیاقت موجود تھی امام کا پیمل ان لوگوں کے خرافی اور بے ہود و گمان کو باطل کرتا ہے جواجتہا داور تقلید کو حرام مانتے ہیں امام نے اس فعل کو اپنے نزدیک مجبوب اور مطلوب مانا ہے اسی لئے فرمایا انااحی ان ادی فی شد عتی مثلا

ایک دوسری جگهاسی طرح کی ایک حدیث میں امام نے اپنے صحابی کو مدینہ کی مسجد

ا ـ الكافى، ج اجس ۴۶ مدیث/۵ ۲ ـ رجال علامة الحلی ۱۲۱ – ایان بن تغلب س ۲۱: میں فتوی دینے کے لئے حکم دیاہے

١٠ امام باقرعليه السلام نے اپنے صحافی سے فرمایا: اجلس فی مسجد المدینة

وافت الناس. فاني احب ان ارى في شيعتي مثلك

مدینه کی مسجد میں بیٹھواورلوگوں کے لئے دینی مساءل میں فتوی صادر کرومیں اپنے

شيعول مين تم جيسے { مجتهداورفقيه } ديھنا چاہتا ہول

اا_ابن بابويه (شَخْ صدوق)، عن مُحَبَّدِ بنِ مُحَبَّد بنِ عِصَامِ عَن مُحَبَّدِ بنِ عِصَامِ عَن مُحَبَّدِ بنِ يعقُوبَ عَن العَمرِي اَن يَعقُوبَ عَن العَمرِي اَن يَعقُوبَ عَن العَمرِي اَن يَعقُوبَ عَن السَّالَة مُحَبَّد بنَ عُمَّانَ العَمرِي اَن يُعقُوبَ عَن اللهِ عَن مَسَائِلَ اَشكَلَت عَلَى فَورَدَ التَّوقِيعُ يُوصِلَ لِي كِتَاباً قَن سَالَت فِيهِ عَن مَسَائِلَ اَشكَلَت عَنَى فَورَدَ التَّوقِيعُ يَخِطِ مَولَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ اللهُ اَمَّا مَا سَالَت عَنه اَر شَككَ اللهُ وَ ثَبَّتك اِللهُ وَ ثَبَّتك الله وَ اللهُ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ اللهُ وَ اللهُ عَنْهُ وَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الهُ اللهُ ال

یه روایت کتاب اکمال الدین واحتجاج طبرسی میں بھی موجود ہے

اسحاق ابن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے محمد ابن عثمان عمری کے ذریعہ حضرت تجت کی خدمت میں ایک خط لکھ کر کچھ شکل مسائل کاعل دریافت کیا تو حضرت نے اپنے قلم مبارک سے اس خط کا جوب تحریر فرمایا کہ نئے حوادث اور واقعات میں ہماری

ا حرعاملي مجد بن الحن، وسائل الشيعه ، ج ٢ ٢ م ١٣٠٠،

اعادیث کے بیان کرنے والوں کی طرف رجوع کرووہ میری جحت ہیں تمہارے او پر اور میں خدا کی جحت ہیں تمہارے او پر اور میں خدا ان پر اور ان کے باپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے } ان کی کتاب میری کتاب ہے اس حدیث شریف میں امام علیہ السلام نے حوادث واقعہ میں اپنے عالمان اعادیث کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے

حوادث واقعه

حوادث واقعہ سے مراد دینی وشرعی مسائل تو ہیں ہی کیونکہ معصوبین عیم السلام کے زمانے سے ہی مسلمانوں کی سیرت رہی ہے کہ شرعی مسائل میں فقہاء اور علماء سے سوال کرتے تھے اس بات کی درتی پرمتوا تر اعادیث کے علاوہ آیات اور عقل بھی دلالت کرتی ہے شیعہ مسائل شرعیہ میں فقہاء کی طرف رجوع کرتے تھے، اس بات کو نواب امام زمانہ نج اور خلاکھنے والے بھی جانے تھے لہذا حوادث واقعہ سے مراد زمانہ غیبت میں انفرادی امور اور سماجی واجتماعی معاملات بھی شامل ہیں جن کے بارے میں امام سے سوال کیا گیا ہے ساتھ اصولی تھا کہ آتا جب آپ پردہ فیبت میں چلے جائے تو ہم مسائل میں کس سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو حائدیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو احادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو اعادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو اعادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو اعادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو اعادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو

روات مدیث

روات مدیث سے مراد کیا ہے؟ کیا ہراس شخص سے رجوع کیا جاسکتا ہے جو مدیث نقل کرے چاہے وہ خود مدیث کو نتیجھ سکے اور نہ تاریخ کے ان حقا اور اور الات سے باخبر ہو نااس کے لئے ضروری ہے جن میں احادیث کو جعل کیا گیا اور طرح کری کی خرافات، قول معصوم کی جموٹی نبیت دے کر، اسلام میں ڈالنے کی کو ششیں کی گئیں تا کہ اسلام اور شیعت کا چہر منخ ہو جائے کوئی بھی شخص جو نہ جانتا ہو کہ احادیث کتی طرح کی ہو قتی ہیں کیا اامام نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے؟

کوئی بھی شخص جو عقل سلیم رکھتا ہے وہ بھی کہے گا کہ امام کی مراد اس طرح کے افراد ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ ایسے افراد اپنی لا کمی اور جہالت کی وجہ سے اسلام کے حکم کو تو کیا ہے جائے گا کہ امام کی مراد اس طرح کے افراد ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ ایسے افراد اپنی لا کمی اور جہالت کی وجہ سے اسلام کے حکم کو تو کیا ہے۔ کہ ان کو بھی صحیح طریقہ سے دوسروں تک پہونچانے کی لیا قت نہیں رکھتے۔

پس روات مدیث سے امام علیہ السلام کی مراد وہ افراد ہیں جوعلوم اعادیث اور دوسرے ضروری علوم میں مہارت رکھتے ہوں اور جب کوئی ان تمام علوم کا پوری طرح عالم ہوجا تا ہے پس امام نے اس حدیث میں عالم ہوجا تا ہے پس امام نے اس حدیث میں اسے شیعوں کو حکم دیا ہے کہ حوادث واقعہ میں فقہاء اور مجمعدین سے رجوع کریں جس سے اجتہاد کے جواز کے ساتھ تقلید کی ضرورت بھی واضح ہوجاتی ہے۔

١٢_امام صادق عليه السلام نے فرمايا ہے: ينظر ان من كأن منكم مين قد

روی حدیثنا و نظر فی حلالنا و حرامنا و عرف أحكامنا فلیرضوا به حكماً فإنی قد جعلته علیكم حاكما الوگول وغور كرنا چائى قد الفقهاء میں سے جوہماری اعادیث كوبیان كرنے والے میں اور ہمارے حلال اور حرام میں صاحب نظر (مجتمد) میں اور احكام اہل بیت كی معرفت ركھتے ہیں ایست خص كو اپنا عالم بنانے پروہ اتفاق كريس كيونكم میں نے انھيں تم پر عالم بنایا ہے

· jabir abbas@yahoo.cov

ا کافی جلد اص ۶۷

تشیع کی بقامیں مراجع تقلید کے کارناموں کی مختصر تاریخ

چوتھی صدی ہجری اور نیبت بحری (۳۲۹ھ ق) کی ابتداسے یا نچویں صدی ہجری (۴۲۷ ه ق) کے آخرتک یعنی کو قیوں کے بغداد میں دافل ہونے کے سال اور آل بوبہ کے آخری بادشاہ کے ختم ہونے تک شیعہ علماء وفقہاء کوختلف طرح کے حالات اورواقعات کا سامنا کرنا پڑا،غیبت کے شروع ہوتے ہی حالات بدلنے لگے ثیعوں او علماء شیعہ کی مشکلات بڑھنے لگیں کثیر ذمہ دار بال علماء وفقہاء کے دوش پرآگئیں ، ایک طرف امام معصوم سے جوثیعوں کاحواد ث ومشکلات میں مرکز اورامن گاہ ہوتا ہے ، حضوری وظاہری رابطہ منقطع ہوگیا دوسری طرف عباسی حکومت نے ایسے نایا ک شکنچے اسلامی ممالک کی سرز میں میں گاڑ دیے تھے اسی زمانے سے ثیعوں کے حوزات علمیہ ومراجع وفقهاء عظیم الثان نے اہلییت گی میراث اورمذہب تشیع کو بجانے میں رغج والام اٹھا کر اورقر بانیاں دیکر اپنا ہے نظير كردار نبهانا شروع كيا اس دور میں سب سے اہم اور ضروری کام یہ تھا کہ شیعہ اپنی پہیان کوباقی رکھیں اور دوسرے مذاہب کے درمیان اپنا قد بلند کرسکیں آل بوید کی حکومت قائم ہوتے

ہی حالات مناسب ہو گئےاورفقہا ءکوشیعت کی معرفت کرانے کاموقع فراہم ہوگیا

آل بويه کی حکومت

آل بویہ پہلی شیعہ حکومت تھی جس نے پوری قدرت کے ساتھ حکمرانی کی اور عباسیوں کو شکست و ناکامی کی دھول چٹائی ،اس دور میں عباسی حکومت کا اقتدار کمزور پڑگیا علویوں کی منزلت میں چار چاندلگ گئے انھوں نے مذہب تشیع کے پیغامات کو عام کیا یہ لوگ علم وعلماء سے دوستی رکھتے تھے اس خاندان کے اچھے خاصے لوگ عالم تھے مناظر سے اور میا کھٹا کو میں دکھتے تھے علماء وفقہاء کو دشمنان تشیع کے ساتھ مناظر سے اور میاحث کے لئے بلاتے تھے ا

شیخ مفید(رح)

اس زمانے میں علماء ثیعہ کواپنی فکر وعقائد دوسر ول تک پہونچانے کاموقع ملا تثیع کو تقویت ملی، اس دور کی سب سے اہم شخصیت شخ مفید (رح) نے اپنا کلیدی کر دار ادا کیا.

شیخ مفید جلیل القد رفقیہ وعظیم الثان عالم ہونے کے ساتھ، دیگر علوم میں بھی اپنی مہارت کا سکہ منواحکیے تھے ،سیاسی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ اپنے زمانے کے سیاسی واجتماعی حوادث وحالات کو مکسر بدلنے کی صلاحیت رکھتے تھے اپنے خصوصی سیاسی نظریات کے ذریعہ آل بویہ کی حمایت حاصل کرلی۔

ا-آل بويەلى اصغرفىھى ۾ ٣٣٣

شخ مفید نے شیعوں کی ثقافت وتہذیب کے بحرانی حالات اورخطرنا ک دشمنوں کے بر سرپیرکارہونے کے دورمیں، بغداد کے حوز ،علمید کی زعامت ورپاست کوسنبھالاتشیع کی فقہی وکلامی بنیاد ول وصححکم حیااور دوسروں کے مقابل شیعیت کا قد بلند حیا،اورا تنااستحکام بخثا کہ بعد کی نسلوں میں بھی کوئی شیعت کے اصول ومبانی کومتزلزل یہ کرسکا۔ اس بزرگوارفقیه کی شیعیت کو بچانے کی کوششیں اور ظالم وجابر دشمنوں سے مقابلے اور مناظرے، جہاد سے تم نہیں تھے شیخ مفید (رح) نے معارف اہل بیت کو آنے والی نسلوں تک پہونجانے میں کسی طرح کاخوف نہ کھایا شخ مفید(رح) نے اپنی علمی وفکری لیاقت کے مبب مکتب اہلییٹ ً اور شیع کے حدو د وزوا ياشخص كمحار تثيع كوان كاحقيقي مقام دلوايا شنخ کے مقام ومنزلت کے شمنوں کے دلوں میں حید دبغض کی آگ شعلہ ور کر دی اوراسی و جہ سے نیخ کو تین مرتبہ شہر بدر کیا گیا نیخ نے ان سب مصائب ومشکلات کو ا بینے اوپر بر داشت کیالیکن ثیعیت کو بچانے میں ذرہ برابر سستی نہیں کی اس مرجع عظیم الثان اور محن شیعیت ،عالم دین نے دین حق کو اپنی جان کے بدلے خرید كردنيائے فانی كوخير آباد كها.

ا ـ روز نامهمهم ري اسلامي،۲۹۰ / ۲۷

سیدر فنی وسید مرتضی (رح)

شیخ مفید (رح) کی رطلت کے بعد شیعول کی مرجعیت وریاست کی ذمہ داریال ان کے ٹاگر دسدرضی رہ اور سیدم تضی کے دوش پرآگئیں

ان دو ہزرگوارنے فقہ وثقافت ثیعہ کی ترویج ونشر کے ساتھ ،معاشرتی اورسیاسی حالات پر بھی پوری طرح نظریں کھیں اپنے زمانے کے حوادث وواقعات میں ثیعوں کی محافظت و پھہانی میں کوئی کسریہ چھوڑی اور رسمی طور پر علویوں کی نقابت کا منصب سنبھالالے

نقابت ، ایک عظیم منصب تھا جوشہریا وقت کے شریف ترین ، متقی ترین اور عالم ترین سیکو دیا جا تا تھا نقابت کا منصب آل بویہ کے زمانے سے علویوں کے اختیار میس تھا ا ان دوسید بزرگوار نے مذہب تثنیع اور معارف اہل بیت تو بچانے میں اپنی پوری عمر صرف کردی

حوز ہلمیہ نجف کی بنیاد

سید مرتضی (رح) اورسیدنی (رح) کے بعد حوز ،علمیہ کی ریاست اور ثیعول کی مرجعیت انکے عظیم ٹاگردیشنخ طوسی (رح) کے ذمہ آئی شیخ طوسی (رح) ،سید مرتضی (رح) کے

الـمفاخراسلام، على دوانى، جلد ١٣،٩٩ ٢٨٩

علاوہ شیخ مفید (رح) کے بھی ثاگرد تھے دونوں امتادوں سے ملمی فکری وتجر بی فیض حاصل کرنے کی وجہ سے نابغہ روز گاشخصیت بن سکے .

شخ طوسی (رح) کی زندگی ناگوارحوادث وواقعات سے پر رہی مرجعیت کی تاریخ میں ان کا جہاد بالقلم اور ثقافتی عقیدتی اورساسی حملوں کا د فاع پسنہر ہے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہے شیخ طوسی رہ ۴۰ رسال حوز وَعلمییہ بغداد میں رہے کیکن یہ چالیس سال ان کی جوانی سے ہجرت تک اتنے سخت تھے جن کا بیان کرنا آسان نہیں ہے . ال ورمیان بعض شدت پینداہل سنت کی طرف سےطرح طرح کے مصائب وآلام میں مبتلارہے ہے ۴ م چے میں بلحو قی باد شاہوں کے بغداد آنے سے جوخطرنا ک حالات پیدا ہوئے انکا شکارامل تثبیع خصوصاعلما ء ثبیعہ و بالاخص شخ طوسی (رح) رہے کیونکہ اس دورمیں آل بو پہ کی حکوم**ت کر در ہ**و چکی تھی اور ثیبعوں کی طاقت برسرا قتدار نہیں تھی لہذا جوبھی ظلم ومصائب ممکن ہو سکے وہ <mark>شیعو</mark>ں اورخصوصا شیخ طوسی پر کئے گئے بہاں تک کہ شخ طوسی کاعظیم الثان کتاب خانه، جس میل دس هزار کتابین تھیں جن میں شیعی معارف کے نادرونایابنمونےموجود تھے، جلا کرخاک کردیا گیا؛ان سےحوادث وواقعات کی و جہ سے نتیخ طوسی (رح) کو بغداد چیوڑ ناپڑااورنجف میں جواس وقت ایک چیوٹا قربة تھاسکونت اختیار کی۔

شیخ طوسی (رح) کے نجف جانے سے اس قریہ کی نشاط ورونق بڑھنے لگی ،اہل علم ومعرفت افراد گردونواح سے وہاں جمع ہونے لگے تا کہ شیخ کے وسیع علمی دسترخوان سے

سیر ہوسکیں اس فقیہ بزرگوار کے دست مبارک سے حوز ہلمیہ نجف کی بنیاد رکھی گئی ، شخ کے فہمی وکلا می نظریات پوری توانائی کے ساتھ دنیائے اسلام میں شہرت پانے لگے ، فقہ شیعہ نے سنئے مرحلہ میں قدم رکھااور شیعتلمی وثقافتی میدان میں مضبوط اور اسلامی معاشر ہے میں جلو ہنمائی کرنے لگے۔

حوز هلمبيه حله

شیخ طوی (رح) کی وفات کے بعدایک دوسرے حوزہ علمیہ نے علہ میں نورافثانی شروع کی اس حوزہ کی آغوش نے بڑے بڑے عالم ومراجع تقلید کی پرورش کی ان میں سے ہرایک علوم اہلیت کاستون اور تنخیر ناپذیر قلعہ کی حیثیت رکھتا تھا.

شیعہ اس زمانے میں ایک حماس دورسے گزرہے تھے، مغل ایک کے بعد ایک مسلمانوں کے شہرول کو اپنے قبضہ میں لے رہے تھے علہ اور دوسرے شیعہ نین مسلمانوں کے شہرول کو اپنے قبضہ میں لے رہے تھے علہ اور دوسرے شیعہ نین ،شہر بھی ان کی دسترس سے نزد یک تھے اس حماس دور میں شیعوں کی مرجعیت نے شیعیت وشیعوں کے جان ومال کی حفاظت کے لئے سیاسی بھیرت سے کام لیا اور شیعوں کو انتظار سے بچاتے ہوئے ایک متحدقوم بنادیا.

اس دور میں جس فقیہ نامدار نے شیعہ قوم کو بچایا علامہ کلی (رح) کے والد گرامی سدیدالدین یوسف ابن مطہر حلی (رح) تھے وہ اپنے وقت کے گرانقدرعالم دین اور حوز ،علمیہ کے محکم ستون تھے انھول نے اپنی سیاسی بصیرت اور دینی زیر کی وفراست سے سلطان ہلا کو کو اپنے اختیار میں کرلیا اور شیعوں کے شہر وں کو قتل وغارت گری سے بچالیا.

سلطان ہلاکوعلامہ کا اتنا گرویدہ ہوگیا کہ علامہ کو اپنے مذہب کی تعلیم وہلیغ کی آزادی دے دی علامہ نے اس موقع کوغنیمت ومناسب جانتے ہوئے شیعیت کی ترویج وفروغ میں ہرمکن قدم اٹھایا

علامه کی (رح)

سدیدالدین الحلی (رح) کی رحلت کے بعد ان کے فرزند، فرتشیع، ابومنصور الحس بن یوسف الحلی نے حوزہ بنجف کی ریاست وزعامت کوسنبھالاان کی زندگی میں بھی اہم واقعات وحادثات رونما ہوئے فرقہ وارا نہ فسادات کا بازار گرم تھالیکن علماء شیعہ نے اس دور میں اتحاد و برادری کاعلم بنجھالا اور علماء وتتکلمین کومنا ظرول کے ذریعہ اسپنے عقاید کے دفاع کی دعوت دی

علامہ طی (رح) کی زندگی کے اہم کارناموں میں ان کی تالیفات وتصنیفات ہیں جن کے محم متقن ہونے کے ساتھ ان کی کنٹرت ہے مشہور ہے کہ اگر علامہ کی تالیفات کو ان کی زندگی کے ایام پرتقسیم کیا جائے تو ہر دن کے ایک ہزار صفح ہونگ علامہ (رح) کا ایک اور کارنامہ معلول کے طاقتور بادشاہ سلطان اولجا یہ تو کوشیعہ بنانا ہے

اسی بادشاہ کانام بعد میں سلطان خدابندہ ہوا ا علامہ (رح) کے اسی سیاسی کارنامہ کی وجہ سے سلطان خدابندہ نے ان کے لئے ایک

متحرک مدرسہ قائم کیا،جس کی ذمہ داری علامہ کے کاندھوں پرتھی اس چلتے پھرتے ر

مدرسه کی وجه سےعلامہ نے شیعت کاد نیا کے مختلف علاقوں میں تعارف کرایا م

علامہ (رح) کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے ہی علماء شیعہ نے اس دور میں مذصر ف فقہ

واصول بلکه کلام، بلکه دیگرعلوم میں بھی دنیا میں اپنالو ہامنوالیاسی دور میں نامدار تشکم

وللنفي خواجہ نصیر الدین طوسی (رح)،وزارت کے عمدہ پر فائز ہوئے اوراسلام وسلمین

کی خدمت کے لئے گرا نقدراورقابل فخر کام انجام دیئیے

شھیداول (رح)

حوزہ حلہ کے برجسۃ علماء و نامدار فقہاء میں محمد ابن جمال الدین مکی بھی ہیں جنھوں نے شہید اول کے عنوان سے شہرت پائی انھوں نے ای بے جیسی فخر المحقین کی و فات کے بعد مرجعیت ایک ایسے مرحلہ میں قدم رکھ رہی تھی جوسیاسی واجتماعی طور پر اہمیت کا جامل ہے۔

شہیداول کے زمانے تک مرجعیت پرائندہ ومنتشرتھی جوبھی جس علاقہ میں رہتاتھا

امفاخراسلام، جلد ۱۳۹۳ س۸۳

۲_رشاد الاذ هان الى احكام الايمان، جلد اص ۳۲

اسی علاقہ کے مجتہدو مرجع تقلید سے رجوع کرتا اور اپنا جواب پاتا تھا ہمیک شہید اول کے دورسے مرجعیت علاقائ ہونے کے بجائے عمومی وعالمی ہونے گی اس امر کے واقع ہونے میں شھید اول کی شخصیت کا اہم رول تھا شھید اول چونکہ کثیر السفر تھے مکہ، مدینہ، بغداد، مصر، دمثق اور بہت المقدس جاتے رہتے تھے لہذا ان کے تابعین ومقلدین بھی ہر شہر وہر دیار میں تھے ،شہید کی عالمی بحث ومناظرے کی محفلوں میں شرکت اور شحکم فکر واندیشہ نے انھیں عالمی شہرت یافتہ بنادیا جس کے نتیجہ میں شرکت اور جعیت بھی عالم گیر ہوگئی اس عالم بزرگوار نے دوجہتوں میں کافی اہم کام

انجام دييج

ا مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنا شھید (رح) کے زمانے میں شیعہ سنی اختلافات اپنے اوج پر تھے لیکن شھید نے دوسرے ممالک میں سفرانجام دیکرلوگوں کی غلط فہمیوں کو دورکیا اور مسلمانوں کو متحد کیا

۲۔ شیعوں کے ممائل کی فکر اور ان کا کل شھید (رح) چونکہ تمام لوگوں کی نظر میں باعظمت وقابل احترام شخصیت کے حامل تھے اس کئے وقت کے حاکموں کی نظریں بھی ان کے مقابل جھی رہتی تھیں اسی لئے جب بھی شیعوں کو حکومت یا کسی دوسرے کی طرف سے کوئی مشکل ہوتی تھی توشھید سے ان کا حل طلب کرتے تھے اور شھید، ان کی مشکلت کا؛ حکام کو نامہ لکھ کریا جو طریقہ بہتر ہوتا تھا عل فرماتے تھے اور شھید نے ہرشہر وقریہ میں اسیے نمائندے معین کئے ہوئے تھے جو اس علاقہ کے بشھید نے ہرشہر وقریہ میں اسیے نمائندے معین کئے ہوئے تھے جو اس علاقہ کے

شیعوں کے ممائل حل کیا کرتے تھے

شھید کا ایک اہم کام سربداروں { یہ شیعوں کا وہ گروہ تھا جس نے سبز وار اور خراسان میں مغلوں سے مقابلہ کیااور حکومت قائم کی } سے رابطہ قائم کرنا خصوصاان کے آخری امیر علی ابن موید سے رابطہ قائم کرنا تھا ا

سربداروں کی مغلوں کے مقابلے میں مقاومت کے ساکے میں سبزوار اور خراسان میں شیعی حکومت کے زمانے میں وجود میں شیعی حکومت کے زمانے میں وجود میں آئی ؛ علی ابن موید نے شید سے درخواست کی کہ خراسان میں شیعیت کی ترویج وصدت کے لیے تشریف لے جائیں شید نے دیگر اہم امور کی وجہ سے اس کی درخواست کومستر دکردیالین کتاب شریف (اللمعة الدمشقیہ) کو جوکہ فقہ امامیہ کی ایک درخواست کومستر دکردیالین کتاب شریف (اللمعة الدمشقیہ) کو جوکہ فقہ امامیہ کی ایک شیم کتاب ہے سلطان کے پاس بھیے دیا تا کہ وہ لوگ اس کے مطابق عمل کرسکیں تصدی کی شہرت اور تشیع کی ترویج ونشر کے سیلاب کودیکھ کرمخالفین کے دلول میں کینہ وحمد کی آگرافروختہ ہوگئی جدید حالات اور واقعات نے اتنی خطرنا کے صورت اختیا در کی کہ شام میں شید اول کو شیعہ ہونے کے الزام میں تنی کیا گیا اور لاش کو جلادیا گیا درویں صدی میں ایک اور نامد ارفقیہ وعالم متقی نے قلعہ اجتہاد و فقاہت میں قدم رکھا جو بعد میں شید ثانی کے نام سے شہور ہوئے ان کانام زین الدین بن علی ابن احمد جو بعد میں شید ثانی کے نام سے شہور ہوئے ان کانام زین الدین بن علی ابن احمد

ا _مفاخراسلام، جلد ۳،۹۳ س۳۸۰ - _مفاخراسلام جلد ۳،۹۳ سر ۳،۹۹ سر ۳،۹۹ عاملی تھا آپ نابغہ عصر ہونے کے ساتھ فقہاء ومراجع کے لئے قابل افتخار شخصیت تھے۔

اس دور کی دوسری عظیم شخصیت محقق کر کی (رح) تھے یہ دونوں شخصیتیں لبنان سے علق کھتیں تھیں شھید ثانی (رح) بعلبک اور محقق کر کی (رح) جبل عامل کے رہنے والے تھے؛ اس دور میں حالات نے ایک نئی کروٹ لی اور ماحول کو شیعوں کے حق میں بدل دیا سب سے اہم صفولوں کا اقتدار میں آنا تھا ،صفوی باد شاہ شیعہ ہونے کے میں بدل دیا سب سے اہم صفولوں کا اقتدار میں آنا تھا ،صفوی باد شاہ شیعہ ہونے کے ساتھ علماء ومراجع کا بہت احترام کرتے تھے.

صفوببدور

شاہ طہماسب صفوی کے دور میں محقق کر کی کو ایران کا شیخ الاسلامی منصب عطائیا گیا، مقام شیخ الاسلامی عصر غیبت میں حکومت کو قانونی وغیر قانونی ہونے کی تائید یاعدم تائید کا حق رکھتا تھا ؛اس دور سے دومنصب ایک شاہ داور دوسر نے فقیہ جوا یک دوسر نے کی تحمیل کرتے تھے؛ شروع ہوئے،ایران کے شاہ جانے تھے سنت اہل بیت ورفقہ جعفری پر عمل کئے بغیر اقتدار میں رہنا ممکن نہیں ہے، اسی لئے علماء ومراجع تقلید کی پیروی واقتدار میں برابری کے پابند تھے پیسلسلہ رضا خان تک اسی طرح جاری رہا فقہاء ومراجع احکام اسلامی کو رائج کرنے میں آزاد تھے اور فقہاء میں جوسب جاری رہا فقہاء ومراجع احکام اسلامی کو رائج کرنے میں آزاد تھے اور فقہاء میں جوسب جاری دیا جاتے ہیں ہوتا وہی شیعوں کی روحانی ہدایت و کمان کو اسینے سے زیادہ باعلم اور صاحب بصیرت ہوتا وہی شیعوں کی روحانی ہدایت و کمان کو اسین

ہاتھوں میں سنبھالتاتھا.

شاہ عباس صفوی کے دور میں سب سے پہلار سالہ عملیہ فخر تشیع ، شیخ بہائی (رح) نے تالیف کیا جس کانام جامع عباسی رکھا گیا،عباس صفوی کے دور میں صفو بول نے کئی گنارونق پائی منصب شیخ الاسلامی مرحوم محمد تقی مجلسی کو دیا گیا.

اخباریت کی پیدائش

شاہ عباس کے دور سے فتہاء ومراجع نے قدرت وحکومت میں باقاعدہ حصہ داری شروع کی آگر چہ شھید ثانی اور مقدس اردبیلی جیسے علماء عظیم المرتبت بادشا ہوں کے منظور نظر ہے تھے لیکن باقاعدہ رکن حکومت کے طور پر حصہ دار نہیں تھے اس دور میں جس چیز نے شیعیت کو بڑا نقصان پہونچایا مکتب اخباریت کی پیدایش اور وجود میں آنا تھا شاہ عباس کے دور میں ملامحدا مین استر آبادی نے اس مکتب کی بنیاد ڈالی اس دور سے پہلے کسی نے بھی مکتب اجتہاد کی مخالفت نہیں کی تھی اخباری حضرات ،اہل سنت کے فرقہ ،اہل حدیث کی طرح طوا ہر کتاب وسنت کی پیروی کو جمت مانے تھے اسی لئے فقہ شیعہ اور ان اصواول کی مخالفت پر اتر آئے جو عقل کی بنیاد پر استوار وقائم تھے اخبار یوں نے صفویوں کے سقوط اور قاجاریوں کے برسر اقتدار آنے تک کافی قدرت حاصل کرلی .

اس دور میں اصفہان کا حوز ہلمیہ اور مکتب کا فی کمزور ہوگیا اور نادر شاہ درانی کے

برسرا قتدار آنے سےخو دمذہب شیعہ کی رسمیت خطرہ میں پڑنے لگی اگر چہ نادرشاہ نے دشت مغان میں اہل سنت کو مجبور کر دیا کہ شیعوں کو ایک اسلامی مذہب کے عنوان سے قبول کریں اس کا کر دارغمل وساست ، ثبیعہ ہونے کے بجائے ایک الگ فکر کے حامل تھے جسے ہم اہل سنت واہل بیت ؑ کے درمیان نز دیکی قائم کرنا کہہ سکتے ہیں؛ اس کے دنیا سے جانے کے بعد، کریم خان اورآغا محد نے اقتدار کو سنبھالا، به د ونوں کیے ثیعہ تھے ۔اس زمانے میں اخباریت نے فقہ ثیعہ میں غوغا مجارتھا تھا آغا محمد خان قاجار کے دور میں فقہ شیعہ میں اصولی انقلاب آ گیا علامہ وحید بہمہانی کے مکتب اصول واجتہاد کی سر براہی ایسے ہاتھوں میں لی اوراخباریت سے مقابلہ ومکتب اجتہاد سے د فاع کی کمان سنبھالی ،اصولی علماء چونکہ ابھی تک فقہ شیعه کے تھا سر دارور ہر تھے،اجتہاد واستناط میں ماہر تھےوہ نص اور ظاہری الفاظ کے قائل ہونے کے ساتھ اس کی تقبیر اور تاویل کو بھی ضروری جانتے تھے۔ علم اصول اس دور میں آج کے دور کے فلیفہ حقوق کی طرح عمل کرتا تھا شیعہ فقہاء، دین کے مجھنے میں دخالت عقل وفکر کے پر چم دار تھے اسی اصولی انقلاب کی وجہ سے بڑے بڑے علماء جیسے کا شف الغطاء، ملا احمد نراقی وغیرہ شاہ فتح علی قاحار کے دور میں ظاہر ہوئے۔

آہستہ آہستہ فتح علی قاجار کی حکومت کمزور ہونے لگی اور مکتب تشیع روز بروز وسعت پانے لگا بین النحرین کی سرحدیں مکتب عقلی تشیع کے سامنے ضعیف ہوتی گئیں حوزہ علمیہ اصفہان ولبنان کےمقابلہ حوز ،علمیہ نجف اشرف نے کافی رونق حاصل کرلی

شخ انصاری (رح)

قاجارید کا دارانگومت تهران تھا جب کرشیع کاعلی و دینی مرکز نجف اشرف تھا تہران اورنجف کی دوری اورسابق باد شاہول کے علماء پرظلم واستبداد کی وجہ سے سیاست و دیانت میں کافی فاصلہ ہوگیا سرانجام علماء شیعہ نے قاجاری حکومت کے خلاف قیام کیا جب کا منتجہ مشر وطہ کی صورت میں ظاہر ہوادین وسیاست میں جدائی کی وجہ سے منصب شخ الاسلا کی (فقیہ حکومت) مقام مرجعیت (متقل فقیہ) میں بدل گیا۔
میں ظاہر ہواشیخ نے اپنی دواہم کتا ہیں رسائل ومکاسب اصول وفقہ میں تحریکیں جن کو منہ ہرت کتی جوایران وعراق عالمی شہرت عاصل ہوئی ان دوکتا ہول نے جوزہ نجف کو وہ شہرت بختی جوایران وعراق مہدوستان ولبنان اور ترکی میں اس حوزہ کا پر چم نصب کرتی ہوئی اسلامی مما لک کی میرحدیں پارکرگئی اس دور سے مرجعیت نے پوری دنیائے شیعیت کو اپنی آغوش مدایت میں لیا کی

مرزامحد شيرازي

مرزامحد شیرازی نے حوزہ علمیہ نجف اشرف میں صاحب جواہرالکلام وشیخ انصاری علیے اسا میذ سے کسب فیض کرنے کے بعد گوہرناب وناصر اسلام بن کرم جعیت شیعه کی کمان سنبھالی.

یہ وہ دورتھا جب مغربی طاقتوں خاص کرانگلینڈ نے اپنے ناپاک بینجے اسلامی سرزمین میں گاڑ دیے تھے ناصر الدین شاہ نے انگلینڈ کے اپنے تیسر سے سفر میں ایک معاہدہ حمیاجی کامضمون کچھاس طرح تھا

"ایران میں پیدا ہونے والا تمام تمبا کو برطانیہ حکومت کا ہو گااور کسانوں کو بغیر اجازت
کاشت وفروخت کا کوئی حق نہیں ہو گا برطانیہ حکومت پر تمبا کو لانے لے جانے
اور سریٹ وغیرہ بنانے اور پیچنے پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا، پچاس سال تک کسی بھی طرح
اس معاہدہ کی عدم پیروی حکومت کی طرف سے سخت سزا کا سبب ہوگی،،
اس معاہدہ پر پوری طرح عمل درآمد کرانے کے لئے برطانیہ کی طرف سے مارچ
علی جنرل ٹیلبوٹ کو ایک جعلی کینی کا سربراہ بنا کرایران بھیجا گیا ا

ا_قرارداد دژی م ۱۹

معاہدہ تمبا کو کے اثرات

اس معاہدہ نےمسلمانوں کو مالی اوراقتصادی طورپر اپیے شکنچہ میں جکڑلیاایران کے زرخيز علاقول ميں اس وقت زياد ه ترکھيتی تميا کو کی تھی ، اور کسان اپنا تمبا کو برطانيه کی طرف سے معین کی ہوئی قیمتوں پر بیچنے پرمجبور تھے نہی دوسرے کو بیچنے کی صورت میں شاہ کے عتاب کا خوف لاحق ہوتا تھا؛ اس کے علاوہ برطانیہ، اشیاءتمہا کو کو اپنی من جاہی قیمتوں پرخو د ایران اور د وسر ہے اسلا می مما لک میں فروخت کرتا تھا؛اس طرح روز ہروزمسلمان مالی پسماند گی کا شکار ہونے لگے ۔ دوسری اورسب سے اہم شکل یہ ہوئی کہاس معاہدہ کے بہانہ برطانیہ نے اسلامی ثقافت ودینداری کو ناپود کرنے کے لئے انگریز ول کو،ایران کی شیعی واسلا می ثقافت کو نابود کرنے کے لئے بھیجنا شروع کیا،صرف کا / ماہ کے عرصہ میں دولا کھا نگریز ایران کی اسلا می تھذیب مٹانے کے لئے آئے انھوں نے تہران اور دوہرے شہروں میں شراب خانے اور فباد وفحثاء کے اڈے قائم کرنا شروع کر دیے متدین جوان لڑکے لڑ کیاں ان کے اس شیطانی حال میں پھنٹکر شرابخوار و بے تحاب و _ _ _ ہونے لگے نوبت ہماں تک یہونجی کہ شریف گھرانوں کی ہیٹیوں کو گھروں سے اغوا کرانے کے بعد فرنگیوں کی خدمت میں پیش بماجا تااورکسی کے کان پرجوں تک نہیں رینگتی تھی ا

الة تاريخ بيداري ايرانيان ، ٢٩

علماءومراجع كاتمبا كومعابده كي مخالفت كرنا

تمباکو معاہدہ کی وجہ سے فرنگیول نے تہران کے علاوہ دوسر سے شہرول میں اپنااڈہ بنانا شروع کردیا تھا ایک گروہ شیراز کی طرف بھی روانہ ہوا شیراز کے مسلمانوں نے عالم وفقیہ مجاھد سید علی اکبر کی رہبری میں قیام کیا اس سید بزگوار نے منبر پرجا کر لوگول کواس معاہدہ کے خطرات سے آگاہ کیا اور عباکے نیچے سے اپنی شمشر کھینچ کرہوا میں امرائی اور لوگول سے بلند آواز میں فرمایا یہ عام جہاد کا وقت ہے لوگو ڈرونہیں قیام کروگھروں میں عورتوں کالباس پہن کرمت بیٹھومیر سے پاس ایک شمشیر اورجسم میں چند قطرہ خون ہے جو بھی فرنگی تمباکو کے سلسلے میں شیراز آیا اسے اسی شمشیر سے واصل جہنم

آذر بائجان میں بھی علماء نے فرنگیوں کا مقابلہ کیا ،بزرگ علماء، آقاحاج مرزا جواد اورآ قاحاج میرزا یوسف جیسے بلند مرتبہ مجتهدین نے برطانیہ اور ثاہ کی اس سازش کو اپنے علاقہ میں ناکام بنایا

تبریز کے علماء نے ٹیلیگراف کے ذریعہ پیغام جیجا سمال حیرت کے ساتھ دیکھ دہے ہیں کہ بادشاہ ہم تمام سلمانوں کو اسپروں کی طرح تفار کے ہاتھوں بیچ رہا ہے ترک مسلمانوں کو تفار کازیر دست قرار دینا پہند کرتا ہے۔ ا

ان کےعلاوہ حاج شیخ محمدتقی وشیخ محمدعلی اورملا فشار کی جیسےعلماء پوری قوت کے ساتھ

الحليس درايران من ۲۴۳

اس معاہدہ کی مخالفت میں کھڑے رہے۔

اس ضمن میں سب سے اہم کام مرزاشیرازی کے فتوے نے انجام دیا کیونکہ میرزااس وقت دنیائے شیعیت کے مرجع تھے مرزانے ابتدا میں کئی ٹیلیگراف شاہ اور حکومت کے کارندول کے نام لکھے اوراس معاہدہ کوختم کرنے کی تائمید کی ،حکومت نے جواب میں اپنی مجبور بال تحریر کیں میر زانے دوسر بےٹیلیگراف میں مجبور پوں اورصلحتوں کو بالائے طاق رکھنے کی تا نمید کرتے ہوئے تحریر نمیا کہیں ایسانہ ہو کہتم رعایا کے دامن میں پٹاہ لینے پرمجبور ہوجاؤ آگاہ ہوجاؤ اے مسلمانوں کے دامن میں تمہارے لئے کو ئی جگہ

باقی نہیں رہی ا

اس طرح بھی جب ملمانوں کی مشکلات تم یہ ہوئیں تو میرزانے اپنا تاریخی فتواصاد رئیا " بسم الله الرحمن الرحيم آج تمبايح كاستعمال جائے تھى بھى صورت ميں ہواييا ہے جيسے امام زمان علیہ السلام سے جنگ کرنا کی

مولف تاریخ د خانیہ نے لکھا ہے" اس حکم مبارک کااثر اسی دن کے، آد ھے جھے میں ہی ملک کے ختلف علاقوں میں دیکھا گیااس فتو ہے کی ایک لاکھ کا بیاں مختلف شہر وں اور قصبول میں پہونچ گئیں اس دن کی شام اور شب جمعہ تک پورے ملک میں ھنگامہ بر يا كر د ياملك كا كو ئي بچه، جوان اور بوڙ ها نہيں بچا جس تك يفتو يٰ يه پهونچا ہو،،

ا ـ تاریخ د خانیه ص ۴۲}

٢-حرره الاحقرمجمة سن ، ﴿ تاريخ بيداري إبرانيان ، ص ١٩

اس فتوے کا اثر فقط عوام تک ہی محدود بند ہا بلکہ امام عصر علیہ السلام کی بر کتوں سے سرکاری حکام اور بادشاہ کی حرم سراتک سرایت کر گیا پورے ملک میں تمبا کو والی اشیاء نابود ہونے گیں حقے توڑے جانے لگے اور ان کی ککڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا

امام حمینی قدس سر، کے اہم کارنامے

امام خمینی (رح) کی زندگی اور اہم می و ثقافتی و جھادی خدمات کو زیر قلم لانے کے لئے متعدد جلدیں درکار ہیں لیکن بعض اہم کارناموں پرمختصر روشنی ڈالنے کی کو ششش

کریں گے

اسلام کی نئی زندگی

گذشة دوسو برسول سے سامراجی مشیر ہیں نے یہ کو کشش کی کہ اسلام کو فراموش کردیا جائے برطانیہ کے ایک وزیر اعظم نے دنیا کے سامراجی سیاستدانوں کے اجتماع میں اعلان نحیا تھا ہمیں چاہیئے کہ اسلام کو اسلامی ملکوں میں گوشہ نشین کردیں،اس سے پہلے اوراس کے بعد بھی اس کام کے لئے بے پناہ پیسے خرج کئے گئے تاکہ اسلام پہلے مرحلہ میں لوگوں کی زندگی سے ختم ہوجائے اور دوسرے مرحلہ میں لوگوں کے دل و دماغ و ذھن سے نکل جائے کیونکہ سامراجی طاقتوں کو یہ علوم تھا کہ یہ دین بڑی طاقتوں کی کے تسلط بہندا نہ عرائم دین بڑی طاقتوں کی اسلام بہندا نہ عرائم

کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے امام خمینی (رح) نے اپنی دینی اورسیاسی بھیرت سے اسلام کو دوبارہ زندہ کمیا انھول نے اسلام کولوگوں کے ذہن و دل اور عمل کے علاوہ سیاسی میدان میں اتارا

مسلمانوں کے وقار کی واپسی

امام تمینی (رح) کی تحریک کے نتیجہ میں پوری دنیا کے مسلمانوں نے عزت وسر باندی کا احمال کیا اواسلام محدود بحوّل سے بکل کر با قاعدہ سماجی اور سیاسی میدان میں وارد ہواان ممالک میں جہال مسلمان اپنے آپ کو مسلمان بتاتے ہوئے ڈرتا تھا بجول کے نام اسلامی رکھتے ہوئے ڈرتا تھا کہیں اس کامسلمان ہونا آشکار نہ ہوجائے وہاں فخر کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا جانے لگا اسلامی ناموں کو مدارس ویو نیورسٹیوں میں ثبت کرایا جانے لگا امام خمینی (رح) کے انقلاب کی برکت سے مسلمانوں میں عرب کا حماس زندہ ہوگیا

امت واحده

اس سے قبل مسلمان جہال بھی تھے ان کے لئے امت اسلامیہ کوئی خاص اہمیت نہیں کھتی تھی آج تمام مسلمان پورے ایشاء،افریقہ،مشرق وسطی اور یورپ وامریکہ میں اس بات کا احماس کررہے ہیں کہ عالمی معاشرے میں امت اسلامیہ کا ایک جزء ہیں، شعوراتحاد کی بیداری سے امام خمینی (رح) نے عالمی اشکبار کے مقابلہ میں اسلامی معاشرے کے دفاع کے لئے سب سے بڑاوسیلہ امت واحدہ کی صورت میں فراہم کردیا

علاقه كى بدعنوان ترين حكومت كاخاتمه

ایران میں شاہ کی حکومت اشکبار واستعماری طاقتوں کا مضبوط قلعہ بن چکی تھی اخیس ہرطرح کی امن وسلامتی حکومتی پیمانے پر دی جاتی تھی اور مسلمانوں خصوصا شیعوں کے ساتھ غلاموں اور کنیزوں کا سابر تاؤ کیا جاتا تھا مغر بی طاقتیں امریکہ واسرائیل و برطانیہ کا حکم اسلامی ثقافت وانسانی اقتدار کی پامالی کی صورت میں بھی اجرا کیا جاتا تھا امام خمینی {رہ} نے اپنی دینی بصیرت سے مسلمانوں کو تاریخ کے خطرنا ک دورسے نجات دلائی

اسلامی تعلیمات کی بنیادپرحکومت

یہ وہ چیز بھی جوغیر مسلم تو کیا مسلمانوں کے ذہن میں بھی نہیں تھی اورا گرکوئی مسلمان اس بارے میں سوچتا بھی تھا تو یہ ایک ایسے خواب کی طرح تھا جس کی تعبیر کے بارے میں سادہ لوح افراد تصور بھی نہیں کرسکتے تھے امام خمینی (رح) نے معجزاتی طور پراس افسانہ وخواب کوحقیقت و تعبیر کا جامہ پہنایا۔

اسلامی تحریکول کی پیدایش اورآبیاری

اسلامی انقلاب سے پہلے ختلف مما لک خصوصااسلامی مما لک میں مجاهد جوان ، ناراض عناصر ، حریت پیند اور دیگر گروہ ، بائیں محاذ کی آئیڈ یولوجی کے سہارے میدان میں اتر نے تھے لیکن اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد تحریکول اور حریت پندانہ قیام کی بنیاد اسلام بن کھیا آج عالم اسلام کے وسیع وعریض علاقے میں جہال کہیں بھی کوئی گروہ حریت پیندانہ تحریک چلاتا ہے اور اشکبار کے خلاف آواز اٹھا تا ہے اس کامنبع اسلام بی ہوتا ہے اور وہ اسلامی اصولول کو ہی اپنے کام کی بنیاد بنا تا ہے اور اس کی فکر اسلامی فکر ہوتی ہے جیسا کہ لبنان میں حزب اللہ مصر میں اخوان المسلین ، مسطین میں حماس وغیر ہ

شيعه فقه ميں ايک نئی سوچ

ہماری فقہ کی بنیاد بہت محکم متحکم تھی اور آج بھی ہے اسلامی فقہوں میں شیعہ فقہ سب سے محکم اور عقلی نقلی اصول وقواعد پراستوار ہے امام خمینی (رح) نے اس متحکم وآفاقی فقه کو مزید وسعت دیکر نئے انداز میں پیش کیا اور فقہ کے متعدد پہلوؤں کو ہمارے سامنے واضح کردیا جواس سے پہلے اتنی وضاحت سے موجو دنہیں تھے خاص کر حکومتی فقہ میں نمایاں کارنامہ انجام دیا

غلط عقايد كالطلان

دنیامیں یہ بات مسلم ہے کہ جولوگ سماج میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہوتے ہیں ان کا مخصوص طور طریقہ ہوتا ہے کچھ غرور و تکبر ہوتا ہے عیش وعشرت کی زندگی اور خاص مخصاطہ باٹ ہوتا ہے امام خمینی " نے اس طرح کے تمام عقائد وافکار کو باطل کر دیا اور بتادیا کہ اسلام کی تاریخ کے رہنما بھترین قائد ہونے کے ساتھ زاہد انہ اور سادہ زندگی پرکس طرح قتاعت کرتے ہیں عالیثان کی بنوانے کے بجائے، امام بارگاہ میں زندگی پرکس طرح قتاعت کرتے ہیں عالیثان کی زبان واخلاق ولباس میں مل سکتے ہیں اور کیول نہ ایسا کردار اپناتے آخروہ اپنے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام کے دور غلافت میں انکی زاہدانہ زندگی کامطالعہ کر جیکے تھے اور الن کے بیر وکار تھے۔ خلافت میں انکی زاہدانہ زندگی کامطالعہ کر جیکے تھے اور الن کے بیر وکار تھے۔

مشرقی ومغربی طاقتوں سے وابسگی کے نظریہ کا بطلان امام خمینی نے ثابت کردیا کہ مشرق مغرب کے بلاکو ل سے فاصلہ برقرار رکھنے کی پالیسی کو مملی جامہ پہنایا جاسکتاہے دنیا والے یہ مجھ رہے تھے کہ یا تو مشرقی بلاک سے وابستہ ہونا پڑے گایا مغربی بلاک میں شامل ہونا پڑے گایا تو اس طاقت کی روٹی کھانی ہوئی یاد وسری طاقت کی چاپلوسی کرنی پڑے گی لوگ یہ نہیں سمجھ پارہے تھے کس طرح دونوں بلاکوں سے الگ رہ کرا پنامقام بنائیں امام خمینی (رح) نے اس کارنامہ کو کر دکھایا اور اس نکتہ کو ثابت کردیا کہ مشرق ومغرب کی طاقتوں پر انحصار کئے بغیر عرب و آبروکی زندگی گزاری جاسکتی ہے .

آية الله سينتاني اورجد يدعراق

عراق کی ۸۵ مالہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمانی خلافت سے جدا ہونے کے بعد عراق کی ۵۵ مالہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عد عراق کے تبعد خصوصا مرجعیت نے اس ملک کو برطانیہ کے خون آشام شخبول سے نجات دلانے میں اہم کر دار ادا کیا ہے اس پوری مدت میں مرجعیت وفقہا کی قربانیول سے انکار کرناروزروشن کے انکار کرنے جیسا ہے میں آیتا اللہ مرزا محرقتی حائری، ۱۹۲۱ء کے انقلاب میں آیتا اللہ سید ابوالحسن اصفہانی و آیتا اللہ محرتین کا شف الغطاء نے تاریخ ساز کر دارادا کیا صدام کا تختہ پلٹنے کے بعد سے جو سیاسی بصیرت مرجعیت وقت آیتا اللہ سیستانی کی طرف سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعول کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر و فاقہ سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعول کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر و فاقہ سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعول کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر و فاقہ سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعول کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر و فاقہ سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعول کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر و فاقہ سے دیکھنے میں آئی اس نے صاحب منصب بنا دیا۔

جیش المهدی کے موسس ورہبر مقتدی صدر کی ۲۲ دن کی امریکی لشکر سے آمنے سامنے کی لڑائی نے کوئی نتیج نہیں دیا تھااسی زمانے میں آیۃ اللہ بیتانی شدید ہیماری کی و چہ سے لندن گئے تھے یہوہ وقت تھاجب حکومت اوران کے عامیوں نے ثیعوں کے سب سے مقبول اور طاقتور گروہ کوختم کرنا جایا تھالیکن جب کوئی نتیجہ حاصل یہ ہوسکا اورلڑائی جاری رہی آیۃ الدّیبتانی نے ۲۵؍اگت میں لندن سے واپسی کے بعد مقتدی صدر سے معاہدہ کیا جس کے نتیجہ میں نجف میں چین وامن ہوااور شیعول کے بسے مقبول گرو ہوسیاسی میدان سے خارج کرنے کی سازش نا کام ہوگئی پوری دنیا جانتی ہے کہصدام مغر بی طاقتوں کا نز دیکی حلیف تصااورایران پرصدام کاحملہ انھیں طاقتوں کے اشارے پر ہواتھا لیکن مغر بی طاقتوں نے جب دیکھا کہصدام اب ان کے کام کاندر ہا توعراق کی زیرزمینی ثروت پر ان کی رال ٹیک پڑی دوسری طرف ایران سے اسلام کی پھیلنے والی روشنی کو ماند کرنے کی عرض سے مغربی طاقتوں نے خطرنا ک ہتھیاروں کے جبوٹ پرملنی بہانے لے کرعراق پرحملہ کیالیکن مرجعیت وقت نے اپنی سیاسی بھیرت کے ذریعہ انتخابات کی تائمبد کرنے سے ان کے سارے منصوبوں پریانی پھیر دیا جس کے نتیجہ میں ایران موافق شیعی وکر دی حکومت برسرا قتدارآئی۔ آیة الله سیرعلی خامنهای اور عصر جدید

اسلامی جمہوریدایران کے انقلاب میں علماء ومراجع تقلید نے جن کارناموں کو اسلام اور تشیع کی بقاء کے لئے انجام دیا ہے وہ تاریخ کے سنہر سے صفحات پر مرقوم ہیں انہین ان شخصیات میں ایک قد آور شخصیت ، رہبر معظم حضرت آیة اللہ خامندای کی شخصیت، اسلامی حکومت کی تاسیس اور بقامیں خاص اہمیت کی حامل ہے اگر دور حاضر میں ان کی علمی لیاقت اور سیاسی بصیرت کا موازنہ دنیا کے دوسر سے افراد سے حیا جائے تو ان کی ہستی کالا ثانی ہونا ہر ایک پر آشکار ہوجائے گا۔

اقرام تحدہ کے مابن جزل سکریٹری کوفی عنان نے آیۃ اللہ فامندای کی سیاسی بھیرت کے بارے میں کہا تھا کرمیں نے اتنابڑ اسیاست دال انسان نہیں دیکھا جس پایہ کے آت قائ جناب فامندای ہیں

اسی سیاسی بھیرت کی وجہ سے آپ نے اسلامی انقلاب اور ملت اسلامیہ کے لئے وہ قائدانہ کر دار ادا کیا جس کی وجہ سے آج دنیائے انتکبار اور استعماری قوتیں انگشت بدندال ہیں۔

جديد تحريكيل اورآية الله خامنهاي

جدید دور میں اسلامی دنیا میں عرب ڈکٹیٹرول کے خلاف منظم طور پر اسلام پیند تحریکول کی آبیاری میں رہبر معظم کے خطبات وبیانات خاص تا ثیر رکھتے ہیں، چاہے وہ مصراور تیونس کی تحریک ہویا بحرین ویمن کی تحریک رہبر نے اپنے بیانات سے سب کے لئے اسلامی پیغام کو آشکارا بیان کردیا کہ اسلام ظلم وطاغو تیت کے خلاف ہے لہذا جو تحریکیں اسلامی آزادی کی طالب ہیں ہم ان کے مدد گار ہیں۔

حوز ەعلميەقم اورتر قى يېندى

رہبر معظم سے قبل حوزہ علمیہ قم میں دروس اپنے روایتی طرز اور اسلوب کے مطابق پڑھائے جاتے تھے جس کی وجہ سے تحصیل علم کی مدت طولانی اور طاقت فرسا ہونے کے ساتھ ، طلاب واستا تذہ کے لئے شدید مشکلات کا کا باعث تھی رہبر نے ان تمام مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے طریقے سے درسی متون کی تدوین و تالیف کا حکم دیا ، اور ملی و تحقیقاتی کا مول کے لئے ٹی ٹیکنولوجی کے استعمال کی سفارش فرمائی جس کی وجہ سے طلاب کم وقت میں بہتر طور پر علوم اسلامی سے آشنائی حاصل کر سکتے ہیں۔

امام خمینی (رح) کی نظر میں آپ کی شخصیت امام خمینی (رح) نے فرمایا:" آقای خامنه ای اسلام کے سپچے و فاد اراور خدمت گذار میں اسلام کی خدمت ان کی دلی تمنااور آرز و ہے وہ اس سلسلے میں بے مثال اور منفر د شخصیت کے حامل میں میں ان کو عرصه دراز سے اچھی طرح جانتا ہوں" ساسی حدوجہد آیت الله انتظمی خامنه ای خود فرماتے ہیں کہ میں امام خمینی (رہ) کافقہی ،اصولی ،
سیاسی اور انقلا بی شاگر دہول "لیکن مجابد اعظم اور شہیدراہ خدا "سیمجبی نواب صفوی" کے
ذریعہ آپ کے پہلے سیاسی ، جہادی مرسلے اور طاغوتی طاقت کے ساتھ مقابلہ اور جد
وجہد کا آغاز ہوا، جس وقت نواب صفوی چند فدائیان اسلام کے ہمراہ اسلاھ ش میں
مشہد گئے اور مدرسہ سیممان خان میں اسلام کے احیاء و بقا اور الہی احکام کی حاکمیت"
کے موضوع پر ولولہ انگیز اور پر جوش تقریر کی جس میں ایرانی عوام کو برطانوی سامرائ
کے مرضوع پر ولولہ انگیز اور پر جوش تقریر کی جس میں ایرانی عوام کو برطانوی سامرائ
میں اور شاہ کی خیانتوں سے آگاہ کیا اس وقت آیت اللہ خامنہ ای جو مدرسہ سیمان خان کے جوان طالب علم تھے ،نواب کی شعلہ بیانی سے بہت متاثر ہوئے ،
سیمان خان کے جوان طالب علم تھے ،نواب کی شعلہ بیانی سے بہت متاثر ہوئے ،

آپفرماتے ہیں:

"اسی وقت انقلاب اسلامی کی چنگاری نواب صفوی کی شعلہ بیانی کے ذریعہ میرے وجود میں آگئی تھی اوراس میں کہلی آگ روم وجود میں آگئی تھی اوراس میں کوئی شک وشہز نہیں ہے کہ میرے دل میں کہلی آگ مرحوم صفوی نے روشن کی تھی"

منصب ولايت فقيه كے لئے انتخاب

۱۳۶۸ھ شیں خرداد مہینے کی ۱۳ تاریخ کور ہبر کبیر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی (رہ) کی رحلت کے بعد، ماہرین کی کونسل نے آپ کوامت کی رہبری اور ولایت کے عظیم منصب اور ذمہ داری کے لئے منتخب کیا اور بیدانتخاب کتنا اچھا اور مبارک تھا کہ امام خمینی (رح) کی رصلت کے بعد آپ ایرانی عوام، بلکه امت اسلامید کی رہبری کی ذمہ داری بڑی خوش اسلو بی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھارہے ہیں۔

مذهب تثنيع كى طرف دنيا كارجحان

آج دنیا میں سب سے زیادہ کام ثنیعت کے چیرے کومسخ کرنے کے لئے انجام دیا جار ہاہے، چاہے وہ ناصبی وو ہائی تنظییں ہول یامغر نی د نیااورمیڈیاسب کی کو کشش یہ ہے کئیں بھی صورت میں شیعت کے چیر ہے کو اس طرح پیش کریں کہ جس سےلوگ اس مذہب سےمتنفر ہو جائیں لیکن الحمد للہ ہمارےعلماء ومراجع جن پیش پیش عصر حاضر کی عظیم شخصیت آیۃ اللہ خامنہ ای اپنی دینی وسیاسی بصیرت کے ذریعہ، اسلامی میڈیا کے توسط سے ان کی اس تخریب کاری کونا کام بنارہے ہیں۔ نئے مطالعات کےمطابق ایشیااور آخریقہ کےعلاوہ پورپ،امریکہاورلاطینی امریکہ میں اسلام پندی اور شیعت کی طرف رجحان انتابڑھ گیا ہے کہ حکومتیں اعلیٰ پیمانے پراس سے مقابلہ کے لئے قوانین وضع کرنے پرمجبور میں اوربعض ممالک میں مختلف بہانوں سےاسلامی چینل،العالم اورالمناروغیرہ پریابندی لگائی جاچکی ہے۔ یہ سب ولی فقید کے زیرنظر چلنے والے سیاسی و دینی نظام کی برکت ہے جس کی وجہ سے لوگ آج تثیع کے گرویدہ ہورہے ہیں

فقہاءومجتہدین تاریخی تربتیب کےمطابق

د ورمعصومین علیهم السلام کے فقہاءو مجتہدین

معصوم کے ہوتے ہوئے اورعلم کا دروازہ کھلا رہنے کے ساتھ، نیزنص تک رسائی کی بنا یر اجتها د جواکثر دلائل طنی سے وابستہ ہے ؛اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ،فقہ شیعہ میں اجتہاد کی بنیاد سب سے پہلے ابن انی عقیل عمانی رہ کے ذریعہ چوٹھی صدی ہجری کے اوائل میں بھی گئی، جو شیخ کلینی (رح) کے ہم عصر تھے،ان کے بعدمجمہ بن جنید اسکا فی (رح) نےان کے مقصد کو جاری رکھااوراجتہاد وفقہ کی بنیاد ول کومتح کم کیا پیلوگ قد ماء سے معروف میں، نیخ مفید (رح) متوفی ۱۳ مهر،اورسیدمرتضیٰ (رح) علم العدیٰ متوفی ۲۳۷ ھان لوگوں نے بھی اجتہا دیکے راسة کوہموار کیا پھرنوبت شیخ طوسی (رح) ۴۷۰ ھ تک پہنچی ، شیعہ فقہ کو اس فقیہ بزرگ کے ذریعہ رونق اور تر قی ملی انہوں نے ا حدیث کی د ومعتبر کتاب، تهذیب واستبصار کےعلاو <mark>فقی کتابیں بھی تالیف کی ہیں اور</mark> نہایہ مبسوط اورخلاف جیسی متابیں انہیں کے قلم سے معرض وجو دییں آئی ہیں۔ البته ایبا نہیں ہے کہ اجتہاد، فقہ و اصول حضورائمہ علیہم السلام میں اصلاً رائج ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ بُعدمکا نی کی وجہ سے ائمہ تک لوگوں کی رسائی نہیں تھی،اس وجہ سے ائمہ معصوبین ان موارد میں ان افراد کے ساتھ تعاون کرتے تھے اور فقہا کی شاسائی اورمعیار کو جن کے ذریعہان تک رسائی ہوسکے ان کی نشاندہی کرتے تھے اور وہ اجتہاد کے ذریعہ لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے تھے۔ جيبا كەمقبولەغمر بن حنظلەمىں ہے كەامام صادق عليبەالىلام سے سوال حميا گياا گرثيعوں میں سے دو افراد کے درمیان تھی مئلہ شرعی کے متعلق مثلاً قرض او رمیراث میں اختلاف ہوجائے تو کیا کیا جائے؟ امام نے فرمایا: اس کی طرف رجوع کروجو ہماری احادیث کونقل کرتاہے اور ہمارے حلال وحرام پرنظر رکھتا ہے اور ہمارے احکام سے وا قف ہے کہ میں نے ایسے خص کوتمہارے لئے قاضی اور حاکم قرار دیا ہے۔ ا ائمہ طاہرین بھی بھی بھی بعض اشخاص کو شیعوں کے مسائل شرعی کا جواب دینے کے لئے منتخب کرتے تھے جیسا کہ شیخ طوسی نے کہا: علی بن مییب نے امام رضا سے عرض کیا راسة بهت دور ہے اور میں جب جا ہوں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا ایسی عالت میں میں احکام دین فُدا کے بارکے بیں کس سے سوال کروں؟ امام نے فرمایا: زکریاابن آ دم فمی سے کیونکہوہ دین و دنیا می^ن امین ہیں ^ہ جيبا كهامام محمد با قرعليه السلام نے ابان بن تغلب کو حکم ديا کمسجد نبي صلى الله عليه وآله وسلم میں بیٹھ کرلوگول کوفتو یٰ دیں ^سے

ا وسائل الثبيعه ، ج ۱۸ بص ۹۹ بختاب القضاا بواب صفات قاضی ، باب اا حدیث ا اعتیار معرفة الرجال . ج ۲ بص ۸۵۷ سر رمال محاشی می ۷۰

شخ طوسی (رح) نے امام با قرعلیہ السلام، امام صادق علیہ السلام، امام کاظم علیہ السلام اور امام رضاعلیہ السلام کے اصحاب میں سے اٹھارہ اصحاب کو فقیہ بزرگ کے عنوان سے بھینو ایا ہے اور انہیں فقہائے اصحاب ابی جعفر علیہ السلام فقہائے اصحاب ابی عبد اللہ علیہ السلام اور افی اگن الرضا علیہ عبد اللہ علیہ السلام اور فقہائے اصحاب ابی ابر اہیم علیہ السلام اور ابی اگن الرضا علیہ السلام سے تعبیر کیا ہے، پھر مزید فرماتے ہیں کہ شیعہ ان حضرات کی روایات کی صحت پر السلام سے تعبیر کیا ہے، پھر مزید فرماتے ہیں کہ شیعہ ان کے افقہ ہونے کا اعتراف کرتے اجماع رکھتے ہیں اور اصحاب ائم کے درمیان ان کے افقہ ہونے کا اعتراف کرتے ہیں بھر شخ نے ان کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے:

پهلاطبقه:

فقهائے اصحاب امام باقرعلیہ السلام، جیسے زرارہ ،معروف بن خربود ،بریدہ ابوبھیر اسدی فضیل بن بیار،اور محمد مسلم طائفی که زرارہ ان سب میں افقہ تھے، یعنی سب سے بڑے فقیہ تھے ان لوگوں کا اصحاب امام صادق علیہ السلام میں بھی شمار ہوتا ہے۔ دوسر اطبقہ:

فقہائے امام صادق علیہ السلام جمیل بن درّاج ،عبداللہ بن مسکان،عبداللہ بن بکیر، حماد بن عیسیٰ اور حماد بن عثمان ۔

تيسراطبقه:

فقهائے امام کاظم اور امام رضاعیهما السلام، پونس بن عبدالرحمن ،صفوان بن یکی ، بیاع

الصابری محمد بن انی عمیر ،عبدالله بن مغیر ہ ،حن بن محبوب ،احمد بن محمد بن انی نصر۔ ا ابن ندیم نے بھی چند شیعہ فقہا اوران کی تالیت کر د ہ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ بزرگان ہیں کہ جنہوں نے فقہ کو اماموں سے نقل کیا ہے کہ اس کے بعد ابن ندیم نے ان کے

نامول کا تذکرہ کیاہے جوحب ذیل ہیں:

صالح بن ابی الاسود علی بن غزاب، ابی یخی لیث مرادی ، زریات بن زبیر، ابی سلمه بسری، اسماعیل بن زیاد، ابی احمد عمر بن الرضیع ، داؤ د بن فرقد علی بن رئاب، علی بن ابراهیم علی ، بیشام بن سالم محمد بن من عطار، عبد المومن بن قاسم انصاری سیف بن عمیره نخعی ، ابراهیم بن عمر صنعانی ، عبد الله بن میمون قداح ، ربیع بن ابی مدرک ، عمر بن ابی زیاد ابز اری ، زیکار بن یکی واسطی ، ابی خالد بن عمر و بن خالد واسطی ، حریز بن عبد لله از دی سجتانی ، عبد الله جلی ، زکریای مومن ثابت ضرری ، مثنی بن اسد خیاط ، عمر بن اذ بین عبد لله عمر ایک نے مبد الله جلی ، در یکی معاوید بن عمر ایک نے مبد الله عمر بن کا بن است جرایک نے کا دی سے ہرایک نے مبد کا میں متاب تحریر کی ہے کا دی سے ہرایک نے مبد کا دی سے مرایک نے مبد کا دی سے مبرایک نے دو مبد کی دی سے کا دی سے مبرایک نے مبد کا دی سے مبرایک نے کا دی سے مبرایک نے دو مبد کی دی سے کا دی سے مبرایک نے دو مبد کی دی سے کا دی سے مبرایک نے دو مبد کی دو مبد کی کو بی سے مبرایک نے کا دی سے مبرایک نے دو مبد کی کو بی مبد کا دی سے مبرایک نے کا دو مبد کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کی دو کر بیان کر بیان کی دو کر بیان کر ب

ا ـ رجال کشی ـ ج ۲ ص ۵۰۷ ـ ۳۷٦ ـ ۸۳۰

الفهرست ص

غیبت بسری سے ۱۳۹۵ هتک کے مراجع تقلید

بعض متابول میں ۲۹ مراجع تقلید کی ابتدا) سے ۲۳۱۹ه تک مراجع تقلید کی تعداد ۲۴۷ رنفر ذکر کی ہے لیکن ہم پہال مشہور مراجع تقلید کے اسماءان کی تاریخ وفات کے اعتبار سے ذکر کررے ہیں ابن الى عقيل عماني حن بن على (وفات ر ٣٠ ٢٠هـ) ابن قولویه، جعفر بن محمد (وفات ر۲۹ بره) شخ صدوق مجمد بن على بن بابويه فمي (وفات را ٣٨١هـ) شخ مفيد محمد بن محمد نعمان (وفات ساب ه) سيدمر تضى، على بن حيين (وفات الم المعربي) شيخ طوسي مجمد بن حن (وفات (۲۰۲۰هـ) 🎷 سلارد میمی جمزه بن عبدالعزیز (وفات سطام ۱۳۶۳) ابن براج،عبدالعزيز بن تحريه (وفات ١٨٢)هـ) ا بن زہر ہلبی،ابوالمکارم حمزہ بن علی (وفات 🗚۵۹ھ) ابن ادریس علی محمد بن احمد (وفات مِ9۸ھ) ابن طاووس، علی بن موسی (وفات ر ۲۹۴هه)

محقق على جعفر بن حن (وفات ٢٧٢هـ) علامه کی من بن یوسف (وفات ۲۲۶هر) شهیداول محمد بن مکی (مقتول ۲۲۸ه) فاضل مقداد بن عبدالله (وفات ر۲۲ هـ) ابن فهد ملی احمد بن محمد (وفات ۱۹۸٫ه) مُحقق کرکی یا محقق ثانی علی بن عبدالعالی (وفات ۴۰٫۴هه) شهرتانی،زین الدین (وفات ۱۹۲۶ه) مقدس الردبيلي احمد بن محمد (وفات ١٩٩٣هـ) صاحب معالم به من بن الدين (وفات <u>1:</u>1ه) شخ بها بی، بهائهالدین محمد مامی (وفات اسباه) استر آبادی مجمدامین بن محمد، (موسسی اخباریون) (وفات ۱۳۳۰ه) محلسى اول مجمرتقى بن مقصود (وفات ﴿ اللَّهُ اللَّهُ مُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ مُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ مُعَلِّم محقق سبزواری ملامحد باقر (وفات فضیاه) فیض کاشانی،ملاطن (وفات ۱۹۰۱ه) محقق خوانساری حمین بن جمال الدین (وفات <u>۹۸:</u>۱ه) مجلسی دوم،علامهٔ محمد باقر بن محمدتقی (وفات الباه) فاضل ہندی، بہاءالدین اصفہانی (وفات رے ۱۱۳ه)

وحيد بهيهاني محمد باقر بن محمد اكمل (وفات ر٢٠٥) زاقی،مهدی بن ایی ذر (وفات ۱۲۰۹ه) بحرالعلوم مجمده مربدي بن مرتضى (وفات ۲۱۲ اهـ) كاشف الغطاء جعفر بن خضر (وفات ١٢٢٨هـ) میرزای فمی،ابوالقاسم بن حن گیلانی (وفات ۱<u>۳۳</u>اه) مجابد مجمد بن على (وفات ٢٣٢ هـ) زاتی ملااحمد بن مهدی (وفات ۲۳۴ اه) صاحب جواهم محمحن بن باقر (وفات ر۲۶۶ هـ) محقق انصاری، شیخ ترضی (وفات را ۱۲۸۱ه) میرزای شیرازی میرز ام حضن (صاحب فتوای تنبا کو)، (وفات ۱۳۱۲هه) آخوندخراسانی،ملامحد کاظم (وفات ۱۳۲۹ه) محقق یزدی،سید محمد کاظم (وفات بر سراه) میرزای شیرازی پامیرزای دوم محدتتی (وفات ۱۳۳۸ هـ) محمین نائینی (وفات ۱۳۵۵ هم ۱۳۵۰) عبدالكريم حارًى يزدى (وفات ١٩٥٥ هـ ١٩٥٥) محیینءٔ وی اصفهانی معروف برئینی (وفات را ۳۶۱هـ)

سدابوالحن اصفهانی (وفات ۱۳۹۵ هـ)

<u> ۲۳۲۵ میل ه</u> کے بعد، مراجع تقلید ظیم الثان عصر جدید میں امام خمینی جیسی شخصیات کےعلاوہ نامور مراجع تقلید، عالمتثبع کو ملے ان میں سے کچھ کے نام یہاں ذکر کررہے ہیں علحتيني خامنداي على صافى گلىيا يگانى بوحيين على منتظري محرتقي بهجت فرمني محد فاضل ننكر اني سی^حن طباطبای قمی ميرزاجوادتبريزي سيدمجمد على موحدا تطحي سيدمحد شيرازي

ا ـ مرجعیت ،سید بدایت الله طالقانی نشر:ارغنون ۲۷ سبراه ش

سدمحمدصادق صدر

محدثی ارا کی

سيدمحمد رضا گليا يگاني ۱۳ سيدابوالقاسم خوي يي ۱۳ سيد شهاب الدين مر عشي نجفي الم سيدروح الله ميني سدىي نقوى سدىي نقوى ا سیدمحد کاظم شریعتمد اری سيدعبدالله شيرازي ميدمحرسين طباطبائي امام موسی صدر سیدمحمود شاہر و دی ۲۲ سیدمحمود ثاہرودی سیدم ۲۳ سیدمن کھیم ۲۳ سیدمن کشیم سيدعبدالهادي شيرازي ۲۵ سید حین بروجردی سدمجرين فضل الله

قرآن وحديث مين علماء كي فضيلت

علماء، علم ، علماء کے ساتھ مجالسۃ اور طالب علم کی فضیلت و منزلت میں کثیر تعداد میں احادیث و ارد ہوئی میں لیکن اس مقام پر بعض مشہور روایتوں کے بیان پراکتفا کریں گے اگر چہاں سے قبل دلائل اجتہاد میں بیان کی جاچکی احادیث سے بھی ، علماء کی عظمت واہمیت کو سمجھا جاسکتا ہے لیکن عصر حاضر میں علماء کی شان میں گتا خیال بعض اپنول کی طرف سے جان ہو جھ کر کی اجد سے اور اغیار کی طرف سے جان ہو جھ کر کی جارہی ہیں تا کہ علماء کی اہمیت اور عزت کو بغیر خطا کے پامال کیا جاسکے اور شیعہ قوم کو جو وار کہ دیا جاسے تا کہ شیعہ ، جمل وناد انی کے دلدل میں پھنس جائیں

١_وَتِلُك الْأَمْثَالُ نَصْرِجُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونِ '

اور یہ مثالیں ہم تمام عالم انسانیت کے لئے بیان کررہے میں کیکن انہیں صاحبانِ علم کےعلاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے

قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے کیکن اس کے ممین مضامین کوعلماء

ا عنکبور پیریم

کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا اس آیت میں علماء کی عقلوں اور درک وقیم کی قوت کو تمام انسانوں پر برتری دی تک ہے پس کس طرح لوگ ان علماء وفقہاء کے فتووں پر انگی اٹھا سکتے ہیں جوعلم کاسمندرا پیے سینوں میں لئے ہوئے ہیں

۱_إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَهَاء إِنَّ اللَّهَ عَزِيْزٌ غَفُورٌ ' ليكن الله سے ڈرنے والے اس كے بندول ميں صرف صاحبانِ معرفت ہيں بيثيك الله صاحب عزت اور بہت بخشے والا ہے

امام مین علیدالسلام نے فرمایا ہے: لوگ دنیا کے غلام ہیں اور دین کو فقط ذائقہ کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ اس لئے کہ ان کے دل میں خوف خدا نہیں ہوتا اور خوف خدا علم ومعرفت اللّی کانتیجہ ہے اسی لئے صرف علماء میں خثیت وخوف اللّی پایاجا تا ہے ۔ وَمِنْ آیَاتِهِ خَلُقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمُ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَاتِ اللّهُ عَالِيدِيْن اللّهُ اللّه اللّه عَلَيْ اللّه اللّه عَلَيْ اللّه عَلْمُ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلْهُ عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّه عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ ا

اوراس کی نشأنیوں میں سے آسمان وزین کی خلقت اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف بھی ہے کہ اس میں صاحبانِ علم کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں

زبانول اورزنگول کے بدلنے کی حقیقت بھی غیر عالم پر آشکار نہیں ہے تو دوسری آیات

ار(فاطر۲۸)

۲_روم ۲۲)

الھی کی بات ہی الگ ہے ان سب الھی آیات کو صرف علماء درک ومثاہدہ کرتے ہیں

م وَيَرَى الَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْك مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهُدِيْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ،

اور جن لوگوں کو علم دیا گیاہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف پروردگار کی طرف سے نازل کمیا گیاہے سب بالکل حق ہے اور خدائے غالب و قابل حمد و ثنا کی طرف بدایت کرنے والا ہے

الھی پیغامات کی تصدیق و تائید کرنے کی صلاحیت ولیا قت صرف علماء کے پاس ہے یہ علماء بیں جو نبی کے نبی ہونے اور کلام الھی کے کلام الھی ہونے کوموازین الھید پر تول کران کی سچائی کولوگوں تک پہونچاتے ہیں

ه _ شَهِدَاللهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّهُوَ وَالْهَلاَئِكَةُ وَأُولُواْ الْعِلْهِ قَآمُماً بِالْقِسْطِ لاَ الله خودگواه به كهاس كے علاوه كوئى خدا نهيں به اور وه صاحب عزت وعمت عدل كے ساتھ قائم ہے اس كے علاوه كوئى خدا نهيں ہے اور وه صاحب عزت وعمت سے

السابه

۲_آلعمران ۱۸)

علماء کی عظمت واہمیت کے لئے یہ آیت ایک عظیم دلیل ہے خداا پنی عدالت کے گواہ کے طور پرملا نکہ اورصاحبان علم کو کافی مانتا ہے

١_ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَمِيْر " اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَمَلُونَ خَمِيْر " اللهُ الل

خداصاحبان ایمان اور جن کوعلم دیا گیاہے ان کے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے

ایمان کے ساتھ اگر علم بھی ہوتواس کے درجات کا اندازہ لگانا انسانی عقلول کے بس سے باہر ہے ہمارے علماء اپنے زمانے کے مومن ترین افراد میں کیونکہ علم، ایمان کی بنیاد ہے اور جس کا ایمان بغیر علم کے ہوتا ہے اس میں ثبات و استحکام نہیں پایا جاتا الہذا علماء ایمان اور علم دونوں ہی اعتبار سے بلند ترین درجات پر فائز ہیں

٤_ قُلَ هَلَ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعُلَّمُونَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعُلَمُونَ إِثَّمَا يَتَنَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ٢

کہہ دوکہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہوجائیں گے جونہیں جانتے ہیں۔ اس بات سے صیحت صرف صاحبانِ عقل حاصل کرتے ہیں

ا_محادله اا

۲_زمر،۹

اس آیه کریمه میں خداوندعالم انسان کی عقل کوتفکر اور فیصله کرنے کی دعوت دے رہا ہے کہخود فیصله کروعالم اورغیر عالم بھی برابر ہوسکتے ہیں وہ شخص جو بناوم اسلامی سے آشنا ہے اور نہ بھی ملمی حوزات علمیہ سے گزراہے کس طرح کسی مجتہد کی افکارکوغلط بتائے یہ واقعا لمحہ فکریہ ہے

٨ ـ رسول الله على الله عليه واله وسلم نے فرمایا: ان العلماء ورثة الانبياء العلماء انبيا كوارث ين

اس حدیث شریف کی اگر کامل تشریح اور توضیح کی جائے تواندیاء کے تمام اوصاف وصفات کاعلم حاصل کرنا ہوگا جو ہم جیسے انسانوں کے بس سے باہر کی بات ہے لیکن کچھ نکات واضح اور آشکار اطور پر اس حدیث سے سمجھے جاسکتے ہیں، امام کا کلام امام الکلام ہے جس طرح قرآن کریم کی ہر آیت اور کلم فختلف معانی اور بطون رکھتا ہے، اسی طرح معصومین علیہم السلام کے کلام میں بھی معانی کا بحر ذفار ہوتا ہے جس میں مختلف جوانب اور بہلو ہوتے ہیں جن میں سے کچھ کو مختصر طریقہ سے یہال بیان کیا جارہا ہے۔

مالىمىراث:

علماء مال و دولت میں انبیاء کے وارث نہیں ہوتے بلکہ اس قسم کی میراث کے حقد ار قرابتداراورنسی وسببی رشۃ دارہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ذکرہواہے

ا الكافى جاص ١٣

کہ جناب سیمان جناب داؤ د کے اور جناب یوسف جناب یعقوب (علی نبینا وآلہ ویلیھم السلام) کے وارث ہوئے پس علماء دنیا کے مال و دولت میں انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ

علمی میراث:

علماء ، علم ودانش میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں جیبا کہ حدیث میں ذکر ہوا ہے ولکی ور ثوا العلم یعنی علم ودانش میں وارث ہوتے ہیں اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جس کے جانبے میں فائدہ اور نہ جانبے میں نقصان ہو اور اس طرح کے علم کے سب سے بہترین مصداق دینی علوم ہیں جیسے اصول وفروع دین اور اسلامی اخلاق ہیں چنا نجہ ربول اکرم نے فرمایا ہے انما العلم ثلاث آیة محکمات وسنة قائمة وفر بضة عادلة

اخلاقی میراث:

علماءاخلاق وآداب میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں وہ صبر وحلم خوش خلقی اورا چھے آداب میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ۔ حق ہدایت و تبلیغ کی میراث:

لوگول کو تعلیم دینا، انھیں تھذیب نفس سے آراسة کرنا، بثیر ونذیر ہونا،لوگول کو خدا کی طرف دعوت دیناعمل کو بااخلاص انجام دینا انبیاء کے اوصاف میں سے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے وجعلنا ہمہ آئمة یہدون بامرنا

اذبعث فيهم رسولا من انفسهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة.

فأنماعليك البلاغ

الذين يبلغون رسالات الله

علماء بھی حق ہدایت وتلینج اور ان تمام صفات میں اپنے وجودی بیمانہ کے مطابق وارث ہوتے ہیں

حق حكومت كي ميراث:

قرآن کریم کے مطابق ان الحکھ الا لله حکومت کا حق صرف ذات الهی کو ہے کیان خداوندعالم کی طرف سے انبیاء کو یہ حق دیا گیا ہے ان الارض یو شہا عبای الصالحون اورصالحین میں انبیاء اور اولیاء الهی ہیں اور علماء ان کے وارث، اس طرح حق حکومت ور ہبری میں بھی علماء انبیاء کے وارث ہیں امام علی علیہ السلام: عالم کو اسینے علم پر خاموثی اختیار نہیں کرنا جائے، نہ جاہل کے لئے امام علی علیہ السلام: عالم کو اسینے علم پر خاموثی اختیار نہیں کرنا جائے، نہ جاہل کے لئے

مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے۔ (یعنی عالم کو اپنا علم بیان کرنا چاہئے اور جاہل کو اس سے علم عاصل کرنا چاہئے) اس لئے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے: فاسٹلوا اهل الله کر ان کنت دلات علمون "یعنی اگرتم نہیں جانے تو علماء سے پوچھو اس حدیث میں مجتہداور مقلد دونول کو ایک دوسرے سے بے اعتبائی کرنے سے منع کیا گیاہے مجتہداور مقلد دونول کو ایک دوسرے سے بے اعتبائی کرنے سے منع کیا گیاہے مجتہداور عالم پر ضروری ہے کہ وہ دینی مسائل کو ان لوگوں تک پہونچائے جو نہم مائل میں اور خاصا میں اور عام آدمی پر ضروری ہے کہ وہ اسپنے دینی مسائل میں مجتہداور عالم کی طرف رجوع کرے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: جو عالم نہیں اسے سعادت مند (نیک بخت) شمارنہیں کرناچاہئے۔ ۲

٠٠ الْحُسَيْنُ بُنُ هُحَبَّدٍ عَنْ مُعَلَى بُنِ هُحَبَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بُنِ عَلِىّ الْوَشَّاءِ عَنَ حَبَّادِ بُنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَهَهُ فِي الدِّين

امام جعفرصاد ق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب خداوند عالم اپنے کسی بندہ سے نیکی اور خیر کااراد ہ فرما تاہے ، تواسے دین کے مسائل میں فقیہ بنادیتا ہے

> ا میزان الحکمت جلد بشتم حدیث ۱۷۹۲۳ ۲- بحارالانوار جلد ۸ ک ۹۴۲ ۳- اصول کافی جلد اصفحه ۳۹ حدیث ۳

١١ عَلِىّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ النَّوْفَلِىّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) عَنْ آبَائِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ (ص) : لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ عَالِمٍ مُطَاعٍ أَوْمُسْتَمِعٍ وَاعٍ للهِ اللهِ (ص) : فَرَمَا يَا مِهِ:
 رول ندا (ص) نفرما يا هـ:

زندگی میں دولوگوں کے علاوہ کوئی خیرنہیں ہے ایک عالم جس کی تقلید واطاعت کی جائے دوسرااییاسننے والا جو ذہن میں محفوظ کرلے (جب بھی دینی باتیں سنے ان کو حفظ کرے اور عمل کرے)

١٠ عَلِىّ بُنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمُيُرٍ وَ هُمَّهُ لُ بُنُ يَغْيَى عَنْ أَحْمَلَ بْنِ هُمَّدٍ مِن ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ:

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِلًا ' امام باقر عليه السلام فرمايا ہے: وہ ايك عالم جس كے علم سے فائدہ المُحايا جائے. ٤٤ ہزارعابدول سے بہترہے

١٣_ هُحَمَّدُ بُنُ يَخِيى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُحَمَّدٍ عَنْ عَلِى بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

الصول کافی جلد اصفحہ ۴۰ مدیث کے ۲۔اصول کافی جلد اص ۴۰روایة ۸ رَزِينِ عَنْ مُحَمِّدِ بْنِ مُسْلِمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثّمَالِيّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ ع اغُلُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلَّماً أَوْ أَحِبِّ أَهْلَ الْعِلْمِد وَ لَا تَكُنُ رَابِعاً فَتَهْلِكَ امام ششم نے الی حمزہ سے فرمایا: یاعالم بنو یاعلم حاصل کرنے والے یاعلماء سےمجت کرنے والے چوتھانہ بننا ور ندان کی شمنی تمهیں ہلاک کردیگی. ان تمام آیات وروایات کو بحث اجتهاد وتقلید کی روایتول سے ملا کر مذکورہ نتائج کو آسانی سے اخد کیا جاسکتا ہے ا۔انسان یاخود مجتہد ہو یا پھرکسی مجتہد کی تقلید کرے ۲ علماء سے دشمنی جائز نہیں ہے سا عالم انبیاء کاوارث ہے لہذا اس کا حتر امضروری ہے ۴۔ اجتہاد وتقلید کاا نکارمقاصد شریعت اور اقوال معصومین علیهم السلام کے خلاف ہے ۵۔اجتہاد وتقلید انسان کی زندگی کے جزء لاینفک میں ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص اجتماع اورمعا ثیرے میں زندگی گزارسکے

الصول كافي جلد اص ۴ مديث ٣

۲ یلما و کوسب وشتم اور گالیاں دینا جائز نہیں

دشمنان اسلام کی مرجعیت کے خلاف ساز ثیں

گذشۃ چند سالوں میں شیعوں کی پے در پے کامیابیوں سے دشمنوں کے دل میں آتش کینہ وحمد بھڑک اٹھی ہے انھوں نے ساز شوں کا جال بچھادیا ہے تا کہ اسلامی وغیر اسلامی ممالک میں شیعوں کی ترقی ور شد کو ناکامی سے ہم کنار کردیں، جس طرح بھی ممکن ہوکامیابیوں کی سرعت کو روکا جاسکے کچھ مدت پہلے ایک خبر منتشر ہوئی کہ امریکہ کی جاسوسی تنظیم (C.I.A) کے اہلار مائیکل برینڈٹ نے اپنی کتاب A Plan to کی جاسوسی تنظیم (C.I.A) کے اہلار مائیکل برینڈٹ نے اپنی کتاب divide. and desolate theology منصوبہ) میں شیعوں کا افتد ارضم کرنے کے لئے ملئگ کا ذکر کھیا ہے جس کے مطابق ناز کا بی میں ان کے مذہب مطابق ناز کی طام کان ہو۔

اس مقصد میں کامیا بی کے لئے پہلے مرحلہ میں ضروری ہے کہ شیعوں کی طاقت کو کم کرنے کے لئے ان جگہوں کو معین کیا جائے جہاں شیعہ آبادی ہے ان کے درمیان اختلا فات اور جھ گڑے کرائے جائیں اس میں جو خاص بات ہے وہ بیکہ ۹۰ کروڑ ڈالر اس تنظیم کی طرف سے مذہب تشیع کی معرفت و بیجیان کے لئے معین کئے گئے ہیں اس تنظیم کی طرف سے مذہب تشیع کی معرفت و بیجیان کے لئے معین کئے گئے ہیں اس تنظیم کی طرف میں درمیانی اہداف

ومقاصد جیسے ٹیعول کےخلاف کام کرنااوان کے درمیان فتنہ ایجاد کرنا تیسر ہےم حلہ میں شیعوں اور مذہب شیعہ کو پوری طرح ختم کر دینا اتنا پیپہ فقط مذہب شیعہ کو پہیاننے کے لئے ان دوسرے پروگراموں کے ساتھ جووسیع پیمانے پرشیعوں کی تصویر کوخراب کرنے کے لئے چل رہی ہیں اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ مغربی طاقتیں شیعوں کی بڑھتی ہوئی رشد ور قی کو رو کئے اور شیعیت کو نابو د کرنے کے لئے اندرونی طور پرمتحد ہو چکی ہیں ۔ مرکز شیعه شاسی کی رپورٹ کے مطابق ہرسال آٹھ لاکھ تحقیقات شیعوں کے خلاف کھی۔ جاتی ہیں یہ واقعی حیرت کی بات ہے اسی طرح ہرسال اسرائیل کی ۴ پور نیورسٹیوں سے ۲۵۰ لوگ شیعت کے بارے میں ڈا کڑیٹ کی ڈگری ماصل کرتے ہیں تا کہ پوری معلومات کے ساتھ شیعوں کے خلاف کام کرسکیں۔ مائیکل برینڈٹ نے اپنی تتاب کے دوسرے صدییں کھاہے "شیعوں کی طاقت کا سرچشمہان کے علماءاور مراجع تقلیدییں...امریکہ اور انگلینڈ کی کو کشش ہے ٹیعول کو نابو د کرنے کے لئے مراج کوختم کر دیں منصوبہ یہ ہے کہ اس کام کے لئے زبان وقلم کااستعمال حیاجائے، کام اس طرح سے ہوکہ خو دشیعہ ہی مراجع کو چھوڑ دیں اور دوسرے مذاہب کے علماء کے ہاتھوں بھی مراجع کو ذلیل کرایا جائے کیونکہ صرف اسی صورت میں مذہب شیعہ کے تابوت میں آخری کیل کھونکی حاسکتی

ہے،،

ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں کہ دشمنول نے مراجع تقلید پر الزام تراثی کی ناپا ک سازش کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیاہے پاکستان وہندوستان کے شہر بھی اس سے پچے ہوئے نہیں ہیں ہم اپنی اس مختصر تحریر میں اس کتاب کے کچھ اقتباسات کا ترجمہ پیش کررہے ہیں تا کہ ہمارے قارئین خود فیصلہ کریں کہ دشمنوں کی سازش ہمارے کتنے نزدیک عملی جامہ پہن رہی ہے۔

"اسلامی دنیاصد یول سے مغربی طاقتول کے زیرتسلار ہی ہے اگر چیگذشتہ صدی میں زیادہ تر اسلامی مما لک متقل ہو گئے ہیں لیکن مغربی ثقافت وسیاست ان کی سیاست و تعلیم پر مسلا ہے خصوصاان مما لک کا مالی نظام ہمارے ذریعہ چلتا ہے ان میں زیادہ ترمما لک نے آزادی کے بعد سے اپنی ثقافت و تہذیب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے سابقہ مغربی ثقافت و تھذیب کے ساتھ بڑھ رہے ہیں.

929 میں ایران میں اسلامی انقلاب آگیا جوہماری سیاست کی مخالفت میں کامیاب ہواشروع میں ہم نے سوچاتھا کہ مذہبی عناصر نے شاہ ایران کی غلط پالیسیوں اورلوگوں کے نظام شاہ سے عاجز آنے سے فائدہ اٹھا کریہ انقلاب برپائیا ہے، ہم شاہ کے برطرف ہونے کے بعد اپنے مقصد کا آدمی وہاں بٹھادیں گے اور ہماری سیاست وہاں کا میاب ہوتی رہیگی ۔۔لیکن شروع کے دوتین سال گزرنے اور حادثہ بس میں یغمال بنانے کی کاروائی کے ممل کے بعد اورلبنان ،عراق ،کویت، پاکتان جیسے ممال لک میں اس کے اثر سے ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ صرف شاہ کی غلط پاکتان جیسے ممالک میں اس کے اثر سے ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ صرف شاہ کی غلط

پالیسیوں کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ کچھ عوامل وحقا اون دوسر ہے بھی ہیں خاص طور پر مرجعیت اورسیاسی رہبری کا ایک جگہ جمع ہوجانا اوررسول کے نواسے حضرت امام حمین کی شہادت جس کے ۱۳۰۰سال گزرنے کے بعد بھی شیعہ مجانس وعزاد اری کے ذریعہ زندہ رکھے ہوئے ہیں یہی دوخاص امتیازات ہیں جوشیعوں کو دوسرے مذاہب اور معاشروں کے مقابلہ میں زیادہ پر جوش اور فعال بناتے ہیں۔

C.I.A کی عظیم کانفرنس میں مذکورہ امور کو شروع کرنے کے لئے ۹۰ کروڑ ڈالر

پاس ہوئے

ا۔ شیعول کے بارے میں معلومات جمع کرنا

۲ میانی اہداف ومقاصد: شیعول کے خلاف تبلیغات کرانا اور شیعول اور سنیول میں بڑے بڑے اختلافات ایجاد کرنا تا کدان کی توجہ امریکہ اور اس کے مقاصد کی طرف ندر ہے

۳ ـ بلندمدت ابداف ومقاصد: پہلے مرحله بین محققوں اور جاسوسوں کو پوری دنیا میں بیجیا تا که مذکور ه موضوعات میں معلومات جمع کریں

الف: دنیا کے کس علاقے میں کتنے ثیعہ ہیں ان کار ہن ہمن آد اب ورسوم اور عقاید کمیا ہیں اور کن چیزول میں آپس میں اختلاف رکھتے ہیں بیا بیٹ میں اختلاف کرائے جاسکتے ہیں بیٹ بیٹ میں کس طرح اختلافات کرائے جاسکتے ہیں جے بشیعول میں اندرونی اختلافات کس طرح ڈلوائے جاسکتے ہیں

ڈاکڑ مائیکل برینڈٹ کہتا ہے کہ پوری طرح معلومات اوراطلاعات جمع کرنے کے بعد مذکورہ معلومات کایہ نتیج بکل کرسامنے آیا۔

"شیعول کی مرجعیت ان کی قدرت وطاقت کااصلی منبع وسرچثمہ ہے کہ جوتشیع کومحکم ومتحكم اعتقادات،اصول اورافكار سے مِلْنے نہيں دیتی مرجعیت نے بھی بھی غیر اسلامی عاکموں کی بیعت نہیں کی،ایینے زمانے کے مرجع تقلید (آیۃ الله مرزاشیرازی) کی و جہ سے برطانیہ،ایران میں نگھس سکا عراق میں صدام نے اپنی پوری طاقت وقوت لگادی کیکن نجف کے حوز ہلمیہ کو اینا ہم فکر نہ بنا سکا بالآخر مجبور ہو کرحوز ہ کو ہی بند کرنا پڑا عالانکہ دنیا کے می مرا کز حکام وقت کے ساتھ ہمراہی کرتے ہیں قم میں مرجعیت نے شاه کے تختہ حکومت کو بلٹ دیااور دنیا کی سپریاور سے مقابلہ کیالبنان میں موسی صدر کی ۔ تحریک نےانگلینڈ،فرانس اوراسرائیل کو بھا گئے پرمجبور کر دیااسرائیل کے وجو د کے بعد سے سب سے بڑی رکاوٹ حوب اللہ کے نام وصورت میں ظاہر ہوئی ان سب باتوں سے اس نتیجہ پر یہو پختے ہیں کہ شیعوں سے آمنے سامنے کی جنگ میں نقصان زياده اور کامياني کاامکان کم ہےلہذا پس پر دہ اور چھپ کر کام کرنا بہتر ہو گا نگريزول کے پرانے اصول" اختلاف ڈال حکومت کر،، کے بجائے" اختلاف ڈال اور نابو د کر ،،اصول کواینانا ہوگا"

مائیکل برینڈٹ لمبی مدت کے اہداف ومقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مذکورہ امور کو خلاصہ کے طور پر ذکر کرتاہے حائے ، انھیں غلط ا**ف**وا ہوں کے ذریعہ دوسر ہےمعاشروں سے الگ تھلگ کردیا جائے ،نفرت انگیز باتیں ان کے خلاف کھوائی جائیں، جاہوں اور کم علم افراد کو شیعوں کے خلاف قوی کیا جائے،ایک منظم گروہ،شیعوں کی مرجعیت کوخراب کرنے کیلئے نشکیل دیا جائے، تا کہ شیعوں کی ریڑھ کی ہڑی ٹوٹ جائے ،،آج کل جاری اقدامات کے بارے میں مائیکل برینڈٹ کھتاہے"عزاداری کے پروگراموں میں وگ کر بلا کے واقعہ کی یاد میں جمع ہوتے ہیں ایک شخص تقریر کر تاہے اور کر بلا کے واقعہ کو بیان کرتا ہے سامعین سنتے ہیں اس کے بعد جوان ماتم کرتے ہیں ہمارے لئے ب سے اہم ذا کرمقر راورسامعین ہیں کیونکہ اٹھیں مجالس سے شیعوں میں حق کے لئے باطل سے مقابلہ کرنے کا جوش وولولہ پیدا ہوتا ہے اسی لئے ہم نے ایبے بجٹ سے کئی گروڑ ڈالر ذا کرول اورسامعین کوخریدنے کے لئے خرج کئے ہیں تاکہ پہلے مرحلہ میں خودان کے افراد جو پیپیہ پرست اور سست عقیدہ ہیں ان کوشہرت دلوا کرع اداری کے پروگراموں میں پیش کریں جن کاموں کو انجام دیناہے پاانجام دے رہے ہیں ا ِ ان لوگوں کو شیعہ قوم کا رہبر بنانا جوشیعیت کی معرفت نہیں رکھتے خاص کرخطیاء

وذاكرين بنانا

۲۔عزاد اری میں غلط یا تیں اور بدعتیں ایجاد کرانا خاص کروہ یا تیں جوشیعہ عقائد کے

خلاف میں

ساءزاداری کی صورت معاشرہ میں ایسی پیش کی جائے جس سے معلوم ہوکہ شیعہ جاہل اور تو ہم پرست قوم ہے

۲۔ جولوگ کتاب وتحریر کے ذریعہ شیعہ مراکز کو ہدف بنائیں ان کی مالی امداد کرنا فاص کران افراد کو کہ جو شیعوں کے عقائد کو مراجع تقلید کے ذریعہ بنایا ہوا پیش کریں کا تحقیقی معلومات شیعوں کی مرجعیت کے خلاف جمع کی جائیں اوران کی نشر وا شاعت میں مالی مدد کی جائے تا کہ مرجعیت خود شیعوں کے ہاتھوں نابود ہوجائے (ماہ نامہ اخبار شیعیان ، شمارہ ۲۳ محر ۲۳ میرا هش ۲ مجلہ جامعہ شمارہ ۳۹ مروز نامہ

(ماه نامهٔ احبار سیعیان، سماره ۴۳، هر و ۱۸ سازه ۳۰ میلامان ۱۳ میله جامعهٔ سماره ۴ ساروز نامه جمهوری اسلامی ۲۰۷۷ سال

اس مختصر کتا بچہ میں ہماری یوٹ شخصی کداجتہاد وتقلید کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ان ساز شول سے بھی شیعوں کو آئے گاہ کریں جو شیعے کے اس اہم ستون کے خلاف انجام دی جارہی ہیں اس مقصد میں کتنے کا میاب رہاں کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ تے ہیں لیکن اگریہ کتاب واقعا آپ کے لئے مفید واقع ہوئی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات ان ساز شوں کا بھیرت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ آخر میں بارگاہ الھی میں دعا کرتے ہیں کہ علماء ومراجع تقلید کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رہے ہمارے آقاومولا امام عصر { مج } کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور دین اسلام اور معارف اہلیت عطافر ما

ئے بٹیعیان اہل بیت علیہم السلام جہاں جہاں بھی ہیں ان کی جان، مال، عورت و آبرو کی حفاظت فر ماخصوصا بحرین اور سعودی عرب میں شیعیان اہل بیت اور تمام حق خوا ہوں واسلام طبول کی مدد ونصرت فر ما، اور اس قلیل کو کثیر و بزرگ تالیفات کا پیش خیمه قرار دے { آیین }

احترالزمن سردارش موسسفنائل موسسفنائل موسسفنائل موسسفنائل بهالماهق ومسلما موسسفنائل معالمة المعالمة الم

ماخذاورذرائع

ا قرآن کریم

۲ يز جمه قرآن كريم، علامه ذيشان حيد رجوادي طاب ژاه

٣ ـ دايرة المعارف تثيع جمعي از نوييندگان، تهران: مؤسسه دايرة المعارف تثيع،

اشاعت دۆم،۳۷۲ ساھ ش

٣ - كفاية الاصول، آخو ندمحمد كاظم خراساني، (قم: مؤسسه النشر الاسلامي (١٣١٥)

۵ آجهاد وتقليد در اسلام وشيعه، سيدمحرحيين طباطبايي، ، مجموعه مقالات، بحثى درباره

۲ ـ مرجعیت ورومانیت (تهران: شرکت سهامی انتثار، ۲۳ ۱۳

۷_گزارشی اجمالی از رساله اجتهاد وتقلیدامام «عباس حیدری بهنوئیه، ،» فصلنامه علوم

سیاسی شماره، ۵ ماخوذ از زامام خمینی ،رسالهاجتهاد وتقلید

٨ _الفوايدالحايريه محمد باقر وحيد بهبها في في مجمع الفكر الاسلامي،١٣١٥.ق

9 يفيير التبيان ، كتا بخانه اعلام اسلامي، چاپ اول، ١٣٠٩ه . ق)

١٠ ـ رجال کثی موسسه آل البیت لاحیاءالتراث فی

اا _الفهر ست،طوسی،ا بی جعفر محمد بن سن مانی، دارالمعرفة لجماعة والنشر، بیروت

١٢ ـ اختيارمعرفة الرجال، شيخ طوي ،موسسه آل البيت لاحياءالتراث،قم

٣٠ _ رجال نجاشي، احمد بن على، النشر الاسلامي، الطابعة جامعة المدرسين، قم

۱۴ ـ تاریخ بیداری ایرانیان، ناظم الاسلام کرمانی، انتثارات نمایشگاه دائمی محتاب،

تهراك

۱۵ روس وانگلیس در ایران، فیروز کاظم زاده،تر جمه ڈاکٹر منوچیر امیری،انتثارات

۱۹_آ موزش انقلاب اسلامی،تهران،۱۷ ۱۳هش

ا يحريم تمباكو، شخر رضا زنجانی، انتثارات نمايشگاه دائمي کتاب، تهران

۱۸_آل بویه، علی اصغرفقیهی ،انتشارات صبا

9ا ـ روز نامهمهو ري اسلامي ايران

۲۰ مجله حوزه قم

۲۱ ـ مفاخرا سلام، علی د وانی ،انتثارات،امیر کبیر، تھران

٢٢ ـ ارشاد الاذهان إلى احكام الايمان،علامه حلى تحقيق شيخ فارس الحسو ن،جامعه

مدرين قم

٢٢ علم الاصول { علقه } ، شهيد صدر ، وستان كتاب ،قم

۲۲ منطق فقاہت مجمدا مین براتی ،انتثارات گلھای بھشت ،قم ۱۳۸۴ھ ش

۲۵معجم الفروق اللغوية،ابوهلال عسكري، جامعه مدريين، قم ۴۲۹ه ه ق

٢٦ ـ الاصول الاصيله؛ مولى محن فيض كاشانى؛ ناشر دارُ إحياء الاحياء

٢٧ ـ اصول الفقه ؛ محدِّر ضام ظفِّر؛ ناشر مؤسِّسه بوستان كتاب قم

٢٨ ـ الحدالق الناضره؛ شخ يوسف بحراني؛ ناشرمؤسسسه نشراسلامي

۲۹_د ه گفتار؛شهید مرتضی مطهری؛ ناشرانتثارات صدرا

۱۳۰ ـ الرسائل الاصولیّه ؛ آیت اللّه جعفر سجانی ؛ ناشر مؤسسه امام صادق (علیه السّلام)
۱۳ ـ فرائدالاصول؛ شخ مرتضی انصاری ؛ ناشر مؤسسه مطبوعات دینی
۱۳۱ ـ الفصول المهمّه ؛ شخ حرّعاملی ؛ ناشر مؤسسه معارف اسلامی
۱۳۳ ـ الفوائدالحارّیّه ؛ وحید بهههانی ؛ ناشر محمع الفکرالاسلامی
۱۳۳ ـ الفوائدالرضویّه ؛ شخ عبّاس قمی ؛ ناشر دفتر تتبلیغات اسلامی
۱۳۳ ـ مراه قالعقول ؛ علّا مرمحد با قرمجلسی ؛ ناشر دارالکتب ال إسلامیّه